سلسلہ مطبوعات 31

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غیر مقلدین کے عقائد

از قلم

مولانا محمد انصر باجوہ مدظلہ

شعبہ تحقیق و تصنیف

اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ راولپنڈی

اتحاد اہل سنۃ والجماعۃ پاکستان

تقریظ

فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی ابوسلمان صاحب دامت برکاتہم

دارالافتاء جامعہ اسلامیہ صدر، راولپنڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے دنیا آباد کی اور لوگوں کی ہدایت کے لیے انبیا علیہم السلام کا سلسلہ جاری فرمایا مصلح اور ہادی آتے رہے حتیٰ کہ داعی اعظم محمد ﷺ تشریف لائے انہوں نے دین کی محنت فرما کر انتقال فرمایا ان کے انتقال کے بعد جب صحابہ رضی اللہ عنہم سے مسئلہ پوچھا جاتا تو وہ قرآن اور پھر سنت سے جواب دیتے تھے اور جب ان میں مسئلہ نہ پاتے تو اجتہاد کرتے جیسا کہ، ابوداؤد کی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ والی روایت اس پر شاہد و عدل ہے۔ حدیث:۔ **کیف تقضی اذا عرض لک قضاء قال اقضی بکتاب اللہ قال فان لم تجد فی کتاب اللہ قال فبسنة رسول اللہ ﷺ قال فان لم تجد فی سنة رسول اللہ ولا فی کتاب اللہ قال اجتهد برائی ولا آلو فضرب رسول اللہ ﷺ صدرہ فقال الحمد للہ الذی وفق رسول رسول اللہ لما یرضی رسول اللہ ﷺ.**

(ابوداؤد جلد دوم ص ۱۵۰ باب اجتہاد الرای فی القضاء)

ترجمہ:۔ اے معاذؓ جب تمہارے سامنے کوئی معاملہ اور مقدمہ پیش ہو تو کس چیز کے ساتھ فیصلہ کرو گے؟ تو آپ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ اس پر آپ نے فرمایا اگر تم اس معاملہ کا حل کتاب اللہ میں نہ پاؤ تو؟ آپؓ نے عرض کیا اللہ کے رسول کی سنت کے ساتھ آپ نے فرمایا اگر ان دونوں میں اس معاملہ کا حل نہ پاؤ تو؟ آپؓ نے عرض کیا کہ اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اس پر آپ نے فرمایا سب تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے اپنے رسول ﷺ کے رسول کو اس بات کی توفیق دی کہ جس سے وہ خوش ہوتا ہے اور اسی کو پسند کرتا ہے۔

۱۔ یہ روایت مسند احمد، ابن عدی، طبرانی، بیہقی، تلخیص الحبیر اور صحاح ستہ کی دو کتب ابوداؤد اور ترمذی

میں موجود ہے۔

۲۔ خطیب بغدادیؒ نے اس کو متصل عبادہ بن نسی سے اور انہوں نے عبدالرحمٰن بن غنم اور انہوں نے معاذؓ سے روایت کیا ہے اور راویوں کے قوی اور ثقہ ہونے کے اعتبار سے یہ روایت صحیح ہے۔

۳۔ ابن القیم اعلام الموقعین میں فرماتے ہیں کہ جب گروہ کے گروہوں نے اس کو روایت کیا (اور تمام فقہاء نے اس سے دلیل پکڑی) تو اس کی صحت اور مشہور روایت ہونے میں شبہ نہیں ہے (۱۔۷۳)

۴۔ امام الحرمین نے اس روایت کی توثیق کی ہے "کمافی العمدہ"

۵۔ ابن القیمؒ فرماتے ہیں کہ معاذؓ کے ساتھی تو علم وعمل کے اعتبار سے معروف ہیں لہذا ان کی جہالت مضر نہیں ہے (۱۔۷۳)

۶۔ حارث بن عمرو مجہول نہیں بلکہ حافظ ابن حجرؒ نے تہذیب میں اس کے بارے میں ابن عدی سے نقل کیا ہے کہ یہ راوی اس روایت سے معروف ہے اور ابن حبانؒ نے اس کو ثقات میں ذکر کیا ہے (ج ۲۔ص ۱۵۲) یہی وجہ ہے کہ اجتہاد میں اختلاف ہوتا ہے تو صحابہ کے اجتہادی مسائل میں بھی آپس میں اختلاف ہے۔ جن کیلئے ابوداؤد اور ترمذی کا مطالعہ بہتر ہے۔ صحاح اور باقی احادیث کی کتابوں میں صحابہ کرامؓ کے سترہ ہزار فتاوٰی موجود ہیں جو انہوں نے دیئے ہیں اکثر کے ساتھ قرآن وسنت کی دلیل نہیں ہے اور ایسے مفتی صحابہؓ ایک سو انچاس ہیں (حجۃ اللہ البالغہ۔اعلام الموقعین) اور باقی دیگر صحابہ اور تابعین ان ہی کے فتاوٰی پر چلتے تھے اور یہ ہی تقلید ہے۔ ائمہ اربعہؒ نے اجتہاد کے اصول وفروع مدون فرمائے قرآن وسنت کو دیکھا اور بعض ائمہ نے بعض صحابہ اور بعض ائمہ نے بعض صحابہ کے اقوال کو لیکر فقہ کے اصول وضوابط مدون کیے ہیں اور ہم ان ہی کے پیچھے چلتے ہیں صرف دو مسائل میں جہاں ظاہری اور فروعی اختلاف ہے۔ مثلاً

نمبر۱:۔ جیسے رفع یدین ہے یا نہیں۔ آمین اونچی یا آہستہ آواز سے، خون سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں اب یہاں دونوں طرف روایات ہیں۔ (ابوداؤد اور ترمذی کے ابواب دیکھیں)

اب یہاں پر ہم ایک امام کی ترجیح کی طرف چلے جاتے ہیں دو کی تو مان نہیں سکتے خون سے وضو کریں یا نہ کریں۔ نمبر۲:۔ جو مسائل قرآن وحدیث میں صراحتاً نہیں ہیں۔ جیسے 100 بھینسوں میں کتنی زکوۃ ہے

کیا شیر ببر حرام ہے۔ نماز میں کتنے فرائض واجبات ہیں۔ (اسکی واضح صراحت نہیں ہے)

اب ہم اصل بات کی طرف آتے ہیں کہ ہمارے غیر مقلد حضرات تقریروں اور تحریروں میں فرماتے ہیں کہ قرآن وحدیث کو مانو اور باقی چیزوں کو چھوڑ و لیکن جب مناظرہ ہوتا ہے یا ان پر سوالات کیے جاتے ہیں تو پھر یہ اجماع اور قیاس کو بھی مان جاتے ہیں تو آج کل یہ حضرات فرماتے ہیں کہ حنفیوں دیوبندیوں کے عقائد ٹھیک نہیں۔

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی آج سے پندرہ بیس سال پہلے فرمایا کرتے تھے کہ ایک زمانہ آنے والا ہے جس میں یہ آمین اور رفع یدین والے مسائل پر ہار جائیں گے تو پھر یہ کہیں گے۔ کہ آپ کے عقائد ٹھیک نہیں۔

غیر مقلد حضرات اور عوام الناس سے التماس ہے کہ ہماری عقائد کی کتابوں میں کوئی کوتاہی نہیں دکھا سکتے ہمارے اکابر کی جو اصلاحی کتابیں ہیں ان سے عبارات نقل کرتے ہیں اور عنوان باندھتے ہیں کہ ان کا عقیدہ یہ ہے۔

اگر چہ وہ کشف وکرامات شطحیات ہوتے ہیں۔ شطحہ اسکو کہتے ہیں کہ وہ بات شدت محبت سے نکلے اگر چہ ظاہراً قرآن وسنت کے خلاف ہو اس میں کسی بزرگ کی اتباع جائز نہیں۔ اس کی مثال جیسے حدیث شریف کا مفہوم ہے۔ کہ کسی آدمی سے جنگل میں سواری مع اسباب گم ہو جائے اور آدمی مرنے کے لیے اپنے آپ کو تیار کر لے اور وہ اچانک مل جائے تو آدمی فرط محبت میں کہے ۔ اے اللہ! میں تیرا رب ہوں تو میرا بندہ۔

(صحیح مسلم جلد۲ ص ۳۵۵)

غیر مقلد حضرات کہتے ہیں کہ ہم مقلدوں کے ساتھ عقیدے پر بات کرتے ہیں کیونکہ ان کے عقیدے ٹھیک نہیں۔ ہم ان پر سوال کر کے کہتے ہیں۔ کہ عقیدے کی تفصیل بتاؤ قرآن وحدیث کے اعتبار سے اور شریعت کا خلاصہ کتنی چیزیں ہیں۔ ہم تو کہتے ہیں کہ پانچ چیزیں ہیں عقائد، عبادات، کاروبار، اخلاق اور سیاست وخلافت۔ آپ کے نزدیک شریعت کا خلاصہ کتنی چیزیں ہیں۔ بات قرآن وحدیث سے کریں۔ ایک تو آپکی مصیبت یہ ہے کہ ہماری تقلید کی تمام باتوں پر آپ دن رات چلتے رہتے ہیں اور آپکو پتہ نہیں۔ مثلاً امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ کو تو فرض کہتے ہیں لیکن نماز کے اور فرائض نہیں سنا سکتے؟ سجدہ سہو کا کہتے ہیں لیکن مقامات نہیں بتا سکتے کہ کتنی جگہ پر سجدہ سہو کرنا ہے رفع یدین کو سنت کہتے ہیں لیکن نماز میں اور سنتیں نہیں بتا سکتے؟ ہم تو کہتے ہیں کہ نماز میں ۱۳ فرائض، ۱۴ واجبات، ۱۸ مفسدات، ۲۲ سنتیں اور ۵۴ مستحبات ہیں۔ تم نے صرف

یہ نعرہ لگاتا ہے کہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ فرض ہے لیکن جب ہم دوسرے فرائض کا پوچھتے ہیں تو آپ یا تو جواب دیتے ہیں کہ ہم فرض کو مانتے ہی نہیں ہم کہتے ہیں کہ اگر تم فرض کو مانتے نہیں تو سورۃ فاتحہ کو فرض کیوں کہتے جب ہم تم سے دیگر فرائض کا پوچھتے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ قرآن وحدیث میں ہیں ہی نہیں ۔تم نے لوگوں کو پورا تو دین نہیں سمجھایا اور کبھی کہتے ہو کہ حضور ﷺ کی طرح نماز پڑھو جس طرح حضور ﷺ نے پڑھی ہے تو عام آدمی سمجھ جاتا ہے کہ آپ کا سمجھانا ناقص ہے کامل نہیں۔

اور جب آپ نے ہمارے بارے میں یہ کہا کہ ان کے عقائد ٹھیک نہیں تو ہم نے بھی آپکے سامنے آپکا آئینہ پیش کر دیا کہ آپکے عقائد کتنے خراب ہیں؟ **فما هو جوابكم فهو جوابنا. وان تعودوا نعد** لیکن اس سے پہلے ایک اہم اعلان

نمبرا:۔ کہ آپ اگر مثلاً کہیں کہ یہ ہمارے علماء نہیں جبکہ آپکے بڑے بڑے علماء نے تو ان کی تعریف کی ہے۔

نمبر۲:۔ وحید الزمان صاحب کا ترجمہ ہر غیر مقلد کے گھر میں موجود ہے اب تمام غیر مقلدین حضرات سے گزارش ہے کہ آپکے دس بڑے بڑے علماء کے دستخطوں کے ساتھ یہ بات منظر عام پر آجائے رسائل میں بھی اور غزوہ اخبار میں بھی کہ نواب صدیق حسن خان اور وحید الزمان صاحب ہمارے علماء نہیں۔ان کی کتابیں پڑھنا حرام ہے اور اسی طرح کے اپنے اور غیر مستند علماء کی بھی فہرست پیش کریں آپکی بڑی مہربانی ہوگی۔

اب آپ کے عقائد کا یہ ایک اجمالی خاکہ پیش خدمت ہے ملاحظہ فرمائیں۔

تقریظ

خطیب اہلسنت والجماعت فاضل نوجوان حضرت مولانا محمد شفیق الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم

نائب امیر اتحاد اہلسنت والجماعت پنجاب

مدرس دار العلوم فاروقیہ، دھمیال کیمپ، راولپنڈی

خطیب مرکزی جامع مسجد صدیق اکبرؓ گرجا روڈ، راولپنڈی

" آنحضرت ﷺ کا فرمان جسکا مفہوم یہ ہے کہ قرب قیامت میں فتنے اتنی شدت کے ساتھ آئیں گے جیسا کہ تسبیح کا دھاگہ ٹوٹ جانے سے دانے گرا کرتے ہیں گویا یہ کیفیت ہوگی کہ انسان صبح مسلمان ہوگا شام کو کافر شام مسلمان ہوگا صبح کافر۔ اگر ان فرمان مبارکہ پر ہم غور کریں تو انداز بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ یقیناً ایسے ہی زمانے میں ہم جی رہے ہیں۔ ہر آئے دن نت نئے فتنے گلی کوچوں میں برساتی مینڈکوں کی طرح نکل کر دعوت گمراہی دیتے اور مسلمانوں کے ایمان وعقیدے کو خراب کرنے کے در پے نظر آتے ہیں۔ اور اس پر ستم یہ کہ بغل میں چھری اور منہ سے رام رام کا مصداق یہ ملحدین اپنے گمراہ کن نظریات وعقائد کو قرآن وحدیث کے بارے میں پیش کرتے ہیں۔ تاکہ آسانی سے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کیا جاسکے۔

انہیں گمراہ فتنوں میں سے انگریز کا لگایا ہوا ایک خود ساختہ پودا فتنہ غیر مقلدین (نام نہاد اہلحدیث) نامی فرقہ بھی ہے جو "لباسِ خضری میں راہزن" کا کردار ادا کرتے ہوئے امت کو سلف صالحین اور ائمہ مجتہدین سے بدظن اور اکابرین واساطین ملّت کی تکفیر کے مشن پر عمل پیرا ہے۔ تاکہ امت کے اتحاد و یکجہتی کو پارہ پارہ کر کے انگریز کی سازشوں کو پروان چڑھا سکے آئے دن علمائے حقہ پر کیچڑ اچھالنا اور اُن فرشتہ صفت شخصیات پر کفر کے فتوے لگانا ان مُدّعیان قرآن و حدیث کا وطیرہ بن چکا ہے۔ مگر ان کا اصل روپ اور چہرہ کیا ہے۔۔۔؟ اور اس طبقے کے اپنے گمراہ کن نظریات وعقائد کیا ہیں؟ فاضل مؤلف، مناظر اسلام مولانا محمد انصر باجوہ حفظہ اللہ نے زیر نظر رسالہ میں نہایت اختصار کیساتھ اور جامع انداز میں ان کور چشموں کو آئینہ دکھانے کی کوشش کی ہے اور یہ دعوت دی ہے کہ

اتنی نہ بڑھا پاکئی داماں کی حکایت

دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

دعا ہے کہ اس کاوش کو ذات باری مسلمانوں کے لیے نافع اور گمراہوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد اللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ النبی الکریم و علی آلہ و اصحابہ اجمعین امابعد.

برادران اہلسنت والجماعت! یہ بات تو اظہر من الشمس ہے کہ فرقہ غیر مقلدین کا ظہور برصغیر میں انگریز دور کی ایک یادگار ہے۔ اس سے قبل اسلامی بارہ صدیوں میں پوری دنیا میں کہیں بھی اس فرقے کا نام ونشان نہیں پایا جاتا تھا۔ جس کا ثبوت اصل کتابوں کے حوالہ سے آخر میں بغیر تبصرہ کے فوٹو دے دیا ہے۔ قارئین خود غور فرمائیں۔ چنانچہ ہمارے بار بار مطالبہ پر کہ اپنی تاریخ ثابت کروان بیچاروں پر مرگ کی سی کیفیت طاری ہے۔ اور یہ لوگ زہر کا پیالہ تو پی لیں گے لیکن اپنی تاریخ ثابت کرنے کیلئے میدان میں نہیں آئیں گے۔ چنانچہ ان لوگوں نے اپنے ظہور پذیر ہونے کے بعد ابتداء تو اہلسنت والجماعت سے رفع الیدین، قراءت خلف الامام، آمین، ٹانگیں چوڑی کرنا وغیرہ مسائل میں اختلاف کیا جس کا الحمد للہ احناف نے مثبت انداز سے بھرپور جواب دیا۔

لیکن ابھی چند سالوں سے یہ لوگ ان مسائل پر مسلسل ذلت آمیز شکستوں کے بعد اہلسنت والجماعت کے کشف اور کرامات کے واقعات کو عقائد کا نام دے کر عوام کو دھوکہ دینے کی کوشش کرر ہے ہیں۔ کہ علماء دیوبند کے یہ عقائد ہیں۔ جس کا واضح ثبوت مشہور غیر مقلد مسٹر طالب الرحمٰن کی کتاب دیوبندیت تاریخ وعقائد اور آیئے عقیدہ سیکھئے وغیرہ ہیں۔ اس لیے ہم نے بطور نمونہ کے غیر مقلدین کے چند عقائد اور کشف وکرامات حتی الوسع انکی اصل کتب کے عکس کے ساتھ لکھی ہیں تا کہ کسی غیر مقلد کو انکار کی گنجائش نہ ہو۔ اگر ضرورت محسوس ہوئی تو انشاءاللہ مزید بھی لکھیں گے۔ محمد انصر باجوہ

علی مسئلۃ الاستواء کا بھی ذکر کیا ہے۔ (ہدایۃ المستفید ج ۱ ص ۹۴ مطبوعہ انصار السنۃ المحمدیہ لاہور)

۴۔ مشہور غیر مقلد عالم مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی صاحب لکھتے ہیں شیخ شیخنا حضور پرنور نواب صدیق حسن خان صاحب (تاریخ اہلحدیث ص ۴۳۲ مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور)

اور مشہور غیر مقلد عالم وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں ولہ تعالیٰ وجہ وعین وید وکف وقبضۃ واصابع وساعد وذراع وصدر وجنب وحقو وقدم ورجل وساق وکنف کما تلیق بذاتہ المقدسۃ. (ہدیۃ المہدی ص ۹ مطبوعہ شوکت الاسلام بنگلور)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کا چہرہ اور آنکھ اور ہاتھ اور ہتھیلی اور مٹھی اور انگلیاں اور کلائی اور بازو اور سینہ اور پہلو اور کمر اور پاؤں اور ٹانگ اور پنڈلی اور سایہ اس کی شان کے مطابق یہ سب چیزیں ہیں۔

نوٹ :۔ اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ تمام عقائد مجسمہ اور مشبہہ جیسے گمراہ فرقوں کے تھے لیکن اب وہی فرقے ایک نئے نام اہلحدیث کے ساتھ ظہور پذیر ہوئے ہیں۔

عقیدہ نمبر۲: (اللہ تعالیٰ ہر شکل میں ظاہر ہوسکتا ہے)

غیر مقلدین کے علامہ وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:

و یظھر فی ای صورۃ شاء.

اللہ تعالیٰ جس صورت میں چاہے ظاہر ہوسکتا ہے۔ (ہدیۃ المہدی ص ۹،۷)

یعنی جس طرح عیسائی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نعوذ باللہ عیسیٰ علیہ السلام کی شکل میں ظاہر ہوا اور ہندو کہتے ہیں کہ خنزیر اور کرشن اور رام چندر کی شکل میں ظاہر ہوا۔ سامری کہتا تھا کہ بچھڑے کی شکل میں ظاہر ہوا۔ غیر مقلدین کے نزدیک یہ سب عقیدے درست ہوئے۔

نوٹ: مذکورہ عقیدہ غیر مقلدین کی ریڑھ کی ہڈی اور ان کے مذہب کے علامہ صاحب کا ہے جس کا ترمذی کے علاوہ صحاح ستہ اور موطا مالک وغیرہ کا ترجمہ ہر نام نہاد اہلحدیث بھائی کے گھر میں ہوتا ہے اور ان کی علمی خدمات کو جماعت اہل حدیث کی ترقی کا ذریعہ خود غیر مقلدین نے اپنی کتابوں میں تسلیم کیا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ جماعت اہل حدیث کی تصنیفی خدمات مصنف مولانا محمد مستقیم سلفی بنارسی

۲۔ ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات مصنف مولانا ابو یحییٰ امام خان نوشہروی۔

۳۔ حال ہی میں اکتوبر 2003ء میں شائع ہونے والی کتاب 40 علماء اہل حدیث مصنف عبدالرشید عراقی میں دسویں نمبر پر وحید الزمان کا تذکرہ کیا ہے اور ان کی تمام کتب نزل الابرار اور ہدیۃ المہدی وغیرہ بھی ذکر کی ہیں۔

۴۔ پیر بدیع الدین شاہ راشدی نے ہدیۃ المستفید ص ۹۵ ج ۱ پر بھی وحید الزمان کو عالم باعمل فقیہ وقت محب السنۃ لکھ کر ان کی ایک عقیدہ کی کتاب کا ذکر بھی کیا ہے اور چودھویں صدی کے غیر مقلد علماء کے ساتھ اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۔ مشہور غیر مقلد عالم مولانا عبد الرحمٰن فریوائی صاحب لکھتے ہیں: آپ (وحید الزمان) ہندوستان کے چوٹی کے علماء اور میاں نذیر حسین کے مشہور تلامذہ میں سے تھے۔ آپ کی پوری زندگی سنت نبویہ کی اشاعت میں کام آئی۔ (جھود مخلصہ ص ۱۴۰ بحوالہ کچھ دیر غیر مقلدین کے ساتھ ص ۲۰۰)

نیز اسی کتاب ہدیۃ المہدی کے پہلے صفحہ پر وحید الزمان صاحب نے لکھا ہے کہ اس کتاب میں کتاب وسنت کے دلائل ہیں جو کہ اہل حدیث کے عقائد پر مشتمل ہیں اور صفحہ ۳ پر لکھا ہے کہ میں نے اس کتاب کا نام ہدیۃ المہدی اس لئے رکھا ہے تاکہ امام مہدی کیلئے یہ ہدیہ ہو۔



٩

الذي لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد بعض ليس كمثله شئ ليس
ولا يعقل ولا ينفق ولا ينام ولا يموت ولا يأكل ولا يشرب ولا يبكي ولا يتوم
ليس بذكر ولا انثى ولا نقول انه جسم اوليس بجسم وجوهر وليس بجوهر
او متغير اوليس متغير ومحدود او غير محدود وبسيط او غير بسيط ومركب
او غير مركب ومعدود وغير معدود ذلم يرد به السنة في اثباته ولا نفيها

فصل هو سبحانه ... لوجود ... وشئ ...
شخص ... الاشخاص والناس ... النفوس وذات ...
حقيقة ... تحقيق الحق في الدنيا وهل نعلمها في الاخرة
... وان هو سبحانه في جهة الفوق ومكانه العرش وقول المتكلمين
انه ليس في جهة ولا مكان ... والعرش ... موجود ... مكان
اما الجهة فثبتت ... حتى السموات والارض ... ليس ...
لانه كان موجودا قبل خلق الزمن ولا يحتاج الى مكان ...
الى جهة لانه كان ولا مكان ... المعنى ... جهة وحدوث ... الدهر ...
... الدهر يعني ان الفاعل ... والدهر لا يقدر على شئ فصل

وله تعالى صورة هي احسن الصور ويقدر ان يتجلى ويظهر في اي صورة
شاء خلق ادم على صورته ومن قال ان الضمير في صورته ترجع الى ادم
فقد اخطأ لان في رواية اخرى على صورة الرحمن وله ... وجه وعين
ويد وكف وقبضة واصابع وساعد وذراع وصدر وجنب وحقو وقدم
ورجل وساق وكف كما يليق بذاته المقدسة واثبات هذه الاشياء ليس

عقیدہ نمبر۳: (مذاق اور ٹھٹھہ کرنا اللہ کی صفت ہے) معاذ اللہ

وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:

ومن الصفات الفعلية الحادثة ..... الاستهزاء و السخريه

و المكر والخداع و الكيد۔ (ہدیۃ المہدی ص ۷)

ترجمہ:۔ اور اللہ تعالیٰ کے صفات فعلیہ حادثہ میں سے مذاق اور ٹھٹھہ کرنا اور مکر کرنا اور دھوکہ دینا، داؤ لگانا ہیں۔ نعوذ باللہ ایسی گھٹیا چیزوں کو اللہ کی صفات قرار دیا ہے اور یہ عقیدہ غیر مقلدین کے اسی بزرگ کا ہے جس کا تعارف عقیدہ نمبر۲ میں گزر چکا ہے۔

عقیدہ نمبر ٤:۔ (نبی ﷺ کی سب باتیں اور سب کام اچھے نہیں) معاذ اللہ

مشہور غیر مقلد ابو عبداللہ قصوری صاحب لکھتے ہیں:

سب افعال اور اقوال آنحضرت ﷺ کے تشریعی اور محمود نہیں ہیں اور عصمت مطلقہ آپ کے واسطے ثابت نہیں ہیں ورنہ صحابہ آپ کی بعض خطاؤں پر اعتراض نہ کرتے۔

(تحقیق الکلام فی مسئلہ البیعۃ والالہام ص ۴۴، ۴۵ مصنفہ ابو عبداللہ قصوری عرف غلام علی، مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر بحوالہ غیر مقلدین کے متعلق عرب و عجم کے فتوے)

غیر مقلدین کے متعلق
عرب و عجم کے فتوے

ناشر

نعمان اکیڈمی
مکی مسجد بخاری روڈ ڈیوڑھا پھاٹک گوجرانوالہ

۲۳

وسوسہ شیطانی ہیں نہ چھپائے ظاہر ہو کہ وسوسہ امور شر میں شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور الہام امور خیر میں رحمن کی جانب سے ہوتا ہے جیسا کہ علما نے بیان کیا ہے انتہیٰ [illegible] التحریر [illegible] نوشتہ محمد بشیر [illegible] اسی کتاب کے صفحہ [illegible] میں لکھا ہے سب افعال و اقوال آنحضرت صلعم کے تشریعی ہوں محمود نہیں ہیں اور عصمت [illegible] آپ کی ذات سے نہیں ہو [illegible] بعض [illegible] آنحضرت صلعم کا [illegible] ہوش [illegible] بعض قول و فعل کو خلاف شرع اور نامحمود بتاتا ہے اور [illegible] کی امت میں ہو کر [illegible] جاتا ہے اور نسبت اس کی صحابہ کی طرف لگاتا ہے معاذاللہ اگر کوئی بادشاہ دین ہوتا تو اس گستاخی اور بے ادبی کی سزا دیتا اور دائرہ اسلام سے خارج کر کے جلا وطن کر دیتا [illegible] فاسق و فاجر کو منتظر حقیقی کے سپرد کرتے ہیں کہ وہ اپنے [illegible] سزا دے گا [illegible] اہل سنت کا آنحضرت کی نسبت [illegible] صحابہ آپ کے حکم کے تابع [illegible] ہو [illegible] بمقتضائے مصلحت و تقاضا [illegible] اور آپ [illegible] مخالف [illegible] قرآن [illegible] اسی نہیں [illegible] رسول [illegible] ہو گیا [illegible] اسی کتاب کے صفحہ [illegible] میں تضمین اور اقتباس قرآنی کو کفر اور شنیع لکھا ہے اور اسی بنا پر شیخ سعدی و حضرت جامی و حافظ [illegible] کو جاہل [illegible] علیہ زمانہ [illegible] لگا دیا ہے اس قصور پر کہ سعدی نے گلستان میں [illegible] اور جامی نے [illegible] اور حافظ نے [illegible] آیات سے تضمین کر کے قرآن کو سیاق سے نکال کر اپنے جنس کے [illegible] اور سور [illegible] کے خلاف بیان [illegible] الشیخ [illegible] کو کیا ہے اور حافظ نے مشوق کے محل کو جنت اور اپنی آنکھوں کو نہر قرار دیا ہے کتنی بڑی تحریف قرآن کی کی

عقیدہ نمبر ۵:۔ (نبی ﷺ کے رائے کوئی معتبر نہیں) نعوذ باللہ تعالیٰ

غیر مقلدین کے مشہور عالم محمد جونا گڑھی صاحب لکھتے ہیں:

سنیے جناب! بزرگوں کی مجتہدوں اور اماموں کی رائے، قیاس اجتہاد و استنباط اور ان کے اقوال تو کہاں؟ شریعت اسلام میں تو خود پیغمبر ﷺ بھی اپنی طرف سے بغیر وحی کے کچھ فرمائیں تو وہ حجت نہیں۔ (طریق محمدی ص ۵۷ مطبوعہ لاہور) آگے لکھتے ہیں: تعجب ہے کہ جس دین میں نبی کی رائے حجت نہ ہو اس دین والے ایک امتی کی رائے کو اصل اور حجت سمجھنے لگیں۔ طریق محمدی ص ۵۷)

نوٹ:۔ یہ محمد جونا گڑھی صاحب وہ شخص ہیں جن کے ترجمہ کو غیر مقلدین نمائندہ ترجمے کے طور پر متعارف کراتے ہیں۔



۵۷ —— طریق محمدیؐ

بے طرح جھکے ہوئے نہ رہیں گے جس طرح آج تک تھے۔ دوستو! آخر اللہ سے معاملہ پڑنا ہے خوب سوچ سمجھ لو' ان کتابوں اور اس تقلید کو چھوڑ، بچے سے زیادہ سے زیادہ نقصان آپ کو دنیا میں یہی پہنچ سکتا ہے کہ کوئی دو چار ٹیڑھی ترچھی آپ کو سنا دے۔ لیکن ان کتابوں اور اس تقلید کے پیچھے لگے رہنے سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حکم عدولی لازم آئی' جس کا برا خمیازہ اگر اس جہان میں نہیں تو اس جہان میں ضرور بھگتنا پڑے گا۔

وکیف اخاف ما اشرکتم ولا تخافون انکم اشرکتم باللہ مالم ینزل بہ علیکم سلطانا فای الفریقین احق بالامن ان کنتم تعلمون۔

مقصود یہ ہے کہ برائی اور بدی کرنے والے خود تو ڈرتے نہیں اور دوسرے جو اس فعل سے بری اور بیزار ہیں ڈریں' اس کے کیا معنی؟ حق تو یہ ہے کہ اسے ڈرنا چاہیے جو مجرم ہے نہ اسے جو بے جرم ہے۔

اللہ ہمیں اپنی نافرمانی اور اپنے رسول ﷺ کی مخالفت سے نجات دے اور نیک توفیق دے اور بھلی سمجھ کے ساتھ ضمیر کو آزادی دے۔

الٰہی دے اثر ایسا مری سچائی دل میں
چلے آئیں کھیچ تمام کر دہ میری محفل میں

اللہ تعالیٰ اپنے رسولؐ سے

سنیے جناب! بزرگوں کی مجتہدوں اور اماموں کی رائے قیاس اجتہاد و استنباط اور ان کے اقوال تو کہاں؟ شریعت اسلام میں تو خود پیغمبر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی طرف سے بغیر وحی کے کچھ فرمائیں تو وہ بھی حجت نہیں بلکہ اللہ جل و علا فرماتا ہے۔

عقیدہ نمبر ٦:۔ (انبیاء علیہم السلام معصوم نہیں) نعوذ باللہ

غیر مقلد عالم حسین خان صاحب لکھتے ہیں:

انبیاء علیہم السلام سے احکام دینی میں بھول چوک ہو سکتی ہے۔

(ردتقلید بکتاب المجید ص ۱۳ موئفہ مولانا حسین خان مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی بحوالہ جامع الشواہد ص ۱۴)

اس کا عکس ص ۵۱، ملاحظہ فرمائیں۔اس کتاب پر مولوی نزیر حسین دہلوی اور جناب شریف حسین دہلوی وغیرہ اکابر غیر مقلدین کی مہریں اور دستخط بھی ہیں۔

عقیدہ نمبر ۷:۔ (بارہ امام اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا معصوم ہیں)

مشہور غیر مقلد عالم مُلا معین ٹھٹھوی سندھی صاحب لکھتے ہیں:

بارہ امام اور حضرت فاطمۃ الزہرا معصوم ہیں۔یعنی ان سے خطاء کا ہونا محال ہے
نیز عصمت آنحضرت ﷺ کی عقلی ہے اور عصمت امام مہدی کی نقل سے
ثابت ہے۔ (دراسات اللبیت ص ۲۲۹، ۲۳۹ مطبوعہ لاہور)

عقیدہ نمبر ۸:۔ (غیر مقلدین کے انبیاء میں رام چندر اور لچھمن بھی ہیں)

غیر مقلدین کے علامہ وحید الزماں صاحب لکھتے ہیں:

ولھذا ماینبغی لنا ان نجحد نبوۃ الانبیاء الآ خر ین الذین لم یز کرھم اللہ سبحانہ فی کتابہ وعرفہ بالتو اتر بین قوم ولو کفار انھم کانو انبیاء صلحاء کرامچندر ولچھمن و کشن جی بین الھنود وزراتشت بین الفرس و کنفسیوس و بدھا بین اھل الصین و جاپان ، وسقراط وفیثا غورس بین اھل الیونان بل یجب علینا ان نقول آمنا بجمیع انبیائہ ورسلہ لانفرق بین احد منھم و نحن لہ مسلمون۔

(ھدیۃ المھدی ص۸۵ ج۱ مطبوعہ شوکۃ الاسلام بنگلور)

ترجمہ:۔ ہمارے لئے جائز نہیں کہ ہم دیگر انبیاء کی نبوت کا انکار کریں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں نہیں کیا اور کافروں میں تواتر کے ساتھ وہ معروف ہیں۔اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ نیک انبیاء تھے جیسے رام چندر، پچھمن، کرشن جی جو ہندوؤں میں ہے اور زرا تشت جو فارسیوں میں ہیں اور کنفیوس اور مہاتما بدھ جو چین اور جاپان میں ہے اور سقراط اور فیثا غورس جو یونان میں ہیں ہم پر واجب ہے کہ ہم یوں کہیں ہم ان تمام انبیاء ورسل پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے۔اور ہم ان سب کے فرمان بردار ہیں۔

٨٥

والیسع واشعیاء وارمیاء وھوسیع وحجی ودانیال وعیسی بن مریم
علیھم الصلوۃ والسلام الی یوم القیام والمذکورون فی القرآن منھم
خمسۃ وعشرون وانما لم یذکر اللہ سبحانہ انبیاء الاقالیم الاخری
کانبیاء الھند والصین والیونان والفرس وبلاد اوروبا وافریقہ
وبلاد امریکہ وجاپان وبرھما لان العرب ماکانوا یعرفونھم فلم
یکن فی ذکرھم فائدۃ جلیلۃ انما اشار الیھم بقولہ منھم من
قصصنا علیک ومنھم من لم نقصص علیک ولھذا ماینبغی
لنا ان نجحد نبوۃ الانبیاء الاخرین الذین لم یذکرھم اللہ سبحانہ
فی کتابہ وعرف بالتواتر بین قومھم ولو کفارا انھم کانوا انبیاء صلحاء
کرامچندر ولچھمن وکشن جی بین الھنود وزراتشت بین الفرس
وکنفیوس وبدھا بین اھل الصین وجاپان وسقراط وفیثاغورس
بین اھل الیونان بل یجب علینا ان نقول امنا بجمیع انبیائہ ورسلہ
لانفرق بین احد منھم ونحن لہ مسلمون ونبرئھم عما ینسب
الیھم اھل الکفر من الشرک والکفر والطغیان وکذلک ماینبغی
لنا ان ننکر نبوۃ الناس الذین اختلف فی نبوتھم کخضر ولقمان
وذوالقرنین ثم نبینا صلی اللہ علیہ والہ وسلم مبعوث الی الجن
والانس کافۃ ومن قبلہ من الانبیاء کانوا یبعثون الی اقوامھم
واھل بلادھم خاصۃ وقبل نوح ارسل الی الناس کافۃ وھو
مخالف الکتاب حیث قال ولقد ارسلنا نوحا الی قومہ وکلھم



عقیدہ نمبر ۹:۔ (نبی اور ولی بیک وقت زمین و آسمان کی تمام باتیں سن سکتا ہے)

وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:

اما لو ظن احد بان سماع النبی اوسماع علی او سماع احد من الاولیاء اوسع من سماع عامة الناس بحیث یشمل سائر اقطار الا قلیم اوسائر اقطار الارض فهذا لایکون شرکا.

(هدیۃ المهدی ص ۲۵)

ترجمہ:۔ اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ نبی ﷺ یا حضرت علیؓ یا کوئی اور اولیاء اللہ میں سے عام لوگوں سے زیادہ سن سکتا ہے حتی کہ تمام دنیا اور زمین کے کناروں دور و نزدیک سے سن لیتے ہیں تو یہ شرک نہیں۔

۲۵

فی التشهد السلام علی النبی بدلا عن ایها النبی فاحترزوا عن لفظ النداء وجملة الکلام ان من اعتقد ان النبیؐ او علیا او الغوث یسمع فی کل حین ومن کل مکان اوان اروا حهم حاضرة فی کل مکان لاجل کشف الضر والشفاء او توسیع الرزق او غفران الذنوب فی امثالها من امور لا یقدر علیها الا الله تعالیٰ واعتقد انهم قادرون علی هذه الامور استقلالا لا بقدرة ذاتیة او موهوبة من الله وشرکه مع الله وجعل نداء غیر الله ذکرا اشرعیا یرجو الثواب والاجر علیه او جعله وظیفة دائمیة ینادیه کلما قام وکلما قعد وکلما اضطجع وکلما سقط وکلما نزل قدمه وکلما اصابه ظلم او نصب او مخمصة او نکایة او شوکة فهو مشرک خارج من دائرة الاسلام وانما یلزم الشرک فی الصورة الاولی والثانیة اشرط وهو ان یعتقد لغیر الله بالعلم المحیط او البصر المحیط مثل علم الله وسمعه وبصره واما لو ظن احد بان سماع النبیؐ او سماع علی او سماع احد من الاولیاء اوسع من سماع عامة الناس بحیث یشمل سائر اقطار الاقلیم وسائر اقطار الارض فهذا لا یکون شرکا لان الله تعالیٰ قد اعطی بعض الملائکة بل بعض الحیوانات سمعا وبصرا اقوی واوسع من سمع العامة وبصرهم روی الدیلمی فی مسند الفردوس وابو یعلی مرفوعا ان الله وکل ملکا عند قبری فاذا صلی علی رجل من امتی قال الملک یا محمد ان فلان بن فلان صلی علیک الساعة وروی العقیلی والبخاری فی تاریخه عن عمار مرفوعا ان الله اعطی ملکا من الملائکة اسماع الخلائق



عقیدہ نمبر ۱۰:۔ (یارسول اللہ، یاعلی، یاغوث کہنا صحیح ہے)

وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں: وبھذا ظھر ان ماتقوله العامة یارسول الله اویا علی او یا غوث فمجرد النداء لا نحکم بشرکھم.

(هدیة المهدی ص ۲۴)

ترجمہ:۔ اس سے یہ بات ظاہر ہوگئی کہ عام لوگ جو یارسول اللہ اور یاعلی یا یاغوث پکارتے ہیں تو محض پکارنے سے ہم شرک کا حکم نہیں لگائیں گے۔

نوٹ:۔ آج کل چونکہ غیر مقلدین محض اس طرح پکارنے کو شرک کہتے ہیں۔ اس لیے ان کے علماء کا عقیدہ آج کل کے اس فتوے کے لحاظ سے شرکیہ ہوگا۔

الله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم

بحمد الله تعالى خانه دين آخر الزمان ظهور مقدمه ظهور صاحب الزمان عليه السلام

الجزء الاول من

كتاب هدية المهدي

سنة ۱۳۲۵ هجري

تأليف افصح عباد هذا الزمان المدعو وحيد الزمان غفر له الرحمان

۲۴

نادا ومن بعيد فالنادي اما مستغرق في حب كما ينادي العاشق معشوقه يتصور الغائب شاهدا وسفيه كما لو نادى حيا بالكوفة و هو في البصرة وبهذا ظهر ان ماتقوله العامة يارسول الله او يا علي او يا غوث فبمجرد النداء لا نحكم بشركهم كيف وقد نادى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قتلى بدر يا فلان بن فلان ويا فلان بن فلان وورد في حديث عثمان بن حنيف يا محمد اني اتوجه بك الى ربي صححه البيهقي والجزري وقال الترمذي حديث حسن صحيح وفي رواية يارسول الله وجهت بك الى ربي وورد في الحديث يا عباد الله اعينوني بل نسأل عنهم كيف تناديهم الذي هو غائب عنكم فان قالوا انه حاضر في كل مكان وانه يسمع نداء كل من ناداه في السموات والارض فهو شرك كون خارج عن دائرة الاسلام بلا شك وان قالوا انا ناديناه استغراقا في حبه او ظنا بان الله يبلغه نداءنا او يسمعه اذا شاء او بنية السلام عليه او ظننا انه يسمع من بعيد فهم ليسوا بمشركين ولكنهم سفهاء لان المنادى كان لا يسمع في حيوته من بعيد فكيف يسمع بعد مماته وقد قال الله تعالى وما يستوي الاحياء ولا الاموات فالبت اضعف فام السماع من اعي بنص الكتاب نعم نستثنى من هذا النهي لمن ناداه عليه الصلوة والسلام عنه فانه جائز لا مرية فيه لانه قد ورد الحديث بان له ملائكة موكلين يبلغون عن امتى السلام ولم يستثنى بعض العلماء النبي ايضا واستدل بان الصحابة بعد وفات النبي كانوا يقرأون

عقیدہ نمبر ۱۱:۔ (نبی کریم ﷺ ہر جگہ حاظر وناظر ہیں)

غیر مقلدین کے مجدد نواب صدیق حسن خان صاحب لکھتے ہیں:

نبی کریم ﷺ ہر آن اور ہر حال میں مومنین کے مرکز نگاہ اور عابدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ خصوصاً عبادت کی حالت میں کیونکہ اس حالت میں انکشاف اور نورانیت زیادہ قوی اور شدید ہوتی ہے۔ بعض عارفین کا قول ہے کہ تشہد میں ایہا النبی کا یہ خطاب ممکنات اور موجودات کی ذات میں حقیقت محمدیہ کے سرایت کرنے کے اعتبار سے ہے۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ نماز پڑھنے والوں کی ذات میں موجود اور حاضر ہوتے ہیں اس لئے نماز پڑھنے والے کو چاہیے کہ اس بات کا خصوصیت کے ساتھ خیال رکھے اور آپ ﷺ کی اس حاضری سے غافل نہ ہو۔ تاکہ قرب و معیت کے انوارات اور معرفت کے اسرار حاصل کرنے میں کامیاب رہے۔ (مسک الختام فی شرح بلوغ المرام ۲۵۹، ۲۶۰)

نوٹ:۔ مذکورہ حاضر ناظر کا عقیدہ رکھنے والے مذہب اہلحدیث کے بانی اور قابل قدر شخصیت ہیں جن کا تعارف عقیدہ نمبر ایک میں ملاحظہ فرمائیں۔

الجزء الاول من کتاب

مسک الختام

شرح بلوغ المرام

المکتبۃ الاثریۃ سانگلہ ہل

جامع مسجد اہلحدیث باغ والی

ضلع شیخوپورہ

عقیدہ نمبر ۱۲ :۔ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا نہیں ہوئے) نعوذ باللہ

مشہور غیر مقلد عالم عنایت اللہ اثری صاحب لکھتے ہیں:

عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ تو اپنا شوہر اور اس کا باپ بتا رہی ہے اور باپ بیٹا بھی دونوں اسے تسلیم فرما رہے ہیں۔ مگر صدیوں بعد لوگوں نے انہیں بے پدر بتایا اور آپ کی والدہ کو بے شوہر بتایا کیا خوب ہے۔

(عیون زمزم فی میلاد عیسیٰ بن مریم ص ۴۰ مصنف عنائیت اللہ اثری)

نوٹ: اس عقیدہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے والد ثابت کیا گیا ہے۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے قرآن یہی بتایا ہے۔

۴۰

عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی والدہ ماجدہ تو اپنا شوہر اور اس کا باپ بتا رہی ہے اور باپ بیٹا بھی دونوں اسے تسلیم فرما رہے ہیں مگر صدیوں بعد لوگوں نے انھیں بے پدر بتایا اور آپ کی والدہ کو بے شوہر بتایا کیا خوب ہے!

عقیدہ نمبر ۱۳:۔ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر چڑھا دیا گیا) نعوذ باللہ

غیر مقلدین کے مناظر ابوالکلیم اشرف سلیم صاحب لکھتے ہیں:

ہر نبی کو اللہ نے اس کی شان و مرتبہ کے مطابق معراج کرائی حضرت آدمؑ کو جنگل میں مقام توبہ پر معراج کرائی، حضرت نوحؑ کو جبل جودی کے مقام پر معراج کرائی حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں معراج کرائی، اسماعیلؑ کو چھری کے نیچے معراج کرائی اور حضرت عیسیٰؑ کو صلیب پر معراج کرائی۔

(میزان المتکلمین ص ۳۶ بحوالہ حدیث اور اہلحدیث ص ۳۸)

قارئین اندازہ کیجیے کہ سٹیجی اداکاری میں اشرف سلیم صاحب کس طرح ہر نبی کو معراج کرا رہے ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ کے متعلق یہودیوں اور عیسائیوں کا عقیدہ تو ہے کہ وہ سولی پر لٹکا دیے گئے۔ لیکن مسلمان کہلانے والوں میں سوائے غیر مقلدین کے کسی کا بھی یہ عقیدہ نہیں۔ اور انہوں نے یہ عقیدہ یہودیوں اور عیسائیوں سے لیا ہے جیسا کہ انہوں نے اپنا نام اہلحدیث بھی ان سے ہی الاٹ کروایا تھا۔ اللہ تعالیٰ تو صاف فرماتے ہیں وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم (سورۃ النساء آیت نمبر ۱۵۷) ترجمہ: اور انہوں نے نہ تو ان کو قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھایا لیکن وہی صورت بن گئی ان کے آگے۔

عقیدہ نمبر ۱۴:۔ (فوت شدگان سے مدد طلب کرنا)

غیر مقلدین کے بانی جناب نواب صدیق حسن خان صاحب کو جب کوئی مشکل پیش آتی تو اس طرح مدد مانگا کرتے تھے۔

قبلہ دین مددی، کعبہ ایماں مددی،

ابن قیم مددی، قاضی شوکاں مددی،

ترجمہ:۔ اے میرے دین کے قبلہ مدد کر، اے میرے ایمان کے کعبہ مدد کر

اے ابن قیم مدد کر، اے قاضی شوکانی مدد کر

(ھدیۃ المھدی ص ۲۳ ج ۱ مطبوعہ شوکۃ الاسلام بنگلور، نفح الطیب ص ۴۷، ۵۷)

یہ ابن قیمؒ اور قاضی شوکانی نواب صاحب سے دور بھی تھے اور فوت بھی ہو چکے تھے۔ لیکن پھر بھی ان سے مدد طلب کی جا رہی ہے۔



الله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم

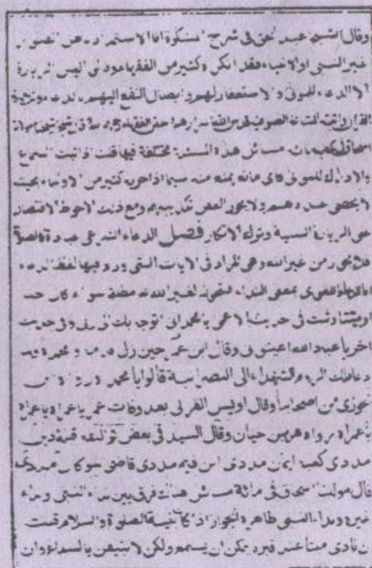
[illegible]

الجزء الاول من

كتاب هدية المهدي

سنة ١٣٢٥ هجري

تاليف افصح [illegible] اللسان المولوي وحيد الزمان غفر له الرحمان



٢٣

وقال الشيخ عبد الحق في شرح المشكوة [illegible]

غير النبي او الانبياء [illegible] وكثير من الفقهاء [illegible]

[illegible] للموتى [illegible] يحصل النفع [illegible]

[illegible]

[illegible] مختلفة [illegible]

[illegible]

[illegible] فصل الدعاء [illegible]

[illegible] الآيات التي [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] وقال ابن عمر حين [illegible]

[illegible] قالوا يا محمد [illegible]

[illegible] وقال اويس القرني بعد وفات عمر يا عمراه يا عمراه

[illegible] رواه [illegible] حبان وقال السيد في بعض [illegible]

مددی کعبہ ایمان مددی ابن قیم مددی قاضی شوکان مددی [illegible]

قال مولانا [illegible] فرق بين [illegible] النبي [illegible]

[illegible] الصلوة والسلام [illegible]

[illegible] يمكن ان يسمع ولكن [illegible]

عقیدہ نمبر١٦۔ (قبروں کا طواف اور سجدہ کرنا کوئی شرک نہیں)

وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:

فلو فعل هذه الافعال التعظيمة مثل الطواف او التقبيل او القيام او الانحنا او الركوع او السجود عند قبر النبي او ولي و كان قصده التحية لصاحب القبر دون العبادة فيائم غير انه لا يصير مشركاً ولا كافراً. (هدیۃ المهدی ص ١٥)

ترجمہ: پس اگر یہ افعال تعظیمہ جیسے طواف کرنا یا بوسہ دینا یا قیام کرنا جھکنا یا رکوع کرنا یا سجدہ کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی ولی کی قبر کے سامنے ہو۔ اور مقصد قبر والے کو سلام ہو عبادت نہ ہو تو شرک نہیں ہے ہاں صرف گنہگار ہوگا۔

الله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم

الجزء الاول

كتاب هدية المهدي

١٥

[illegible]

كتقبيل الصنم والتماثيل كفر بالاتفاق فكذا الاول وفيه مافيه فصل

فالھمنی ربی ان ائولف کتابً جامعاً للعقائد والاصول کہ میرے رب نے مجھے الہام کیا کہ میں ایک ایسی کتاب لکھوں جس میں عقائد اور اصول ہوں۔ میں نے اس کا نام ہدیۃ المھدی اس لیے رکھا ہے تا کہ حضرت مہدی کیلئے یہ کتاب ہدیہ بنے۔

یادر ہے کہ اس کتاب میں تمام مسائل غیر مقلدین کے مذہب کے مطابق لکھے ہوئے ہیں چنانچہ ایک نظر ملاحظہ فرمائیں۔ ہدیۃ المھدی کے صفحہ 4 پر لکھا ہے کہ ہم اہل حدیثوں کے صرف دو اصول ہیں۔ اور ص 3 پر تمام مقلدین کو بدعتی کہا ہے اور ص 102 پر مجتہدین کے اقوال کو اونٹوں کی لید اور گدھوں کی لید سے تشبیہ دی ہے اور یہی صاحب اپنی دوسری کتاب کنز الحقائق من فقہ خیر الخلائق (جو کہ فقہ حنفی کی معتبر کتاب کنز الدقائق کے مقابلے میں لکھی گئی ہے) کے ص 20 پر چار رکعت نماز میں 10 جگہ نماز میں کندھوں تک رفع یدین کرنا اور جلسہ استراحت، اونچی آمین کہنا اور سینے پر ہاتھ باندھنے کو سنت لکھا ہے اور ص 18 پر اذان میں ترجیع اور اقامت میں ایتار کو مستحب لکھا ہے اور ص 15 پر پگڑی اور پتلی جرابوں پر مسح کو جائز اور ص 13 پر تیمم میں ایک ضرب چہرے اور ہاتھوں کیلئے اور ص 12 پر پانی میں وقوع نجاست سے تغیر احد الاوصاف نہ ہو تو وضو جائز لکھا ہے۔ اور ص 28 پر تین طلاق کے ایک ہونے کا قول اور ص 129 پر چھ اشیاء کے علاوہ ہر چیز میں سود کے جواز کا فتوی اور ص 51 پر عورت کے مسجد میں اعتکاف بیٹھنے کا جواز لکھا ہے اور یہ تمام کے تمام مسائل بانیان غیر مقلدین یعنی شمس العلماء شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین دہلوی، نواب صدیق حسن خان، وحید الزمان صاحب سے لے کر آج کے غیر مقلدین تک متفق علیہا ہیں اور برصغیر میں ان حضرات سے قبل کوئی بھی شخص ان مسائل کو اختیار کرنے والا نہ تھا اور نہ ہی کوئی ان مسائل پر عمل کر کے اپنے آپ کو اہلحدیث کہلاتا تھا۔ اور آج بھی غیر مقلدین کے علاوہ برصغیر کا کوئی مسلمان ان مسائل کو نہیں مانتا ثابت ہوا کہ ہندوستان میں فرقہ غیر مقلدین کی داغ بیل ڈالنے والے یہی حضرات تھے لہذا آج کل کے بعض غیر مقلدین کا ان کو غیر مقلد نہ سمجھنا یہ ان کے ساتھ زیادتی

ہے جبکہ سنجیدہ اور احسان مند غیر مقلدین آج بھی اپنے ان محسنوں کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کیونکہ یہی وہ ان کے اکابر تھے جن کی دن رات کی انتھک محنتوں سے غیر مقلدین کو اہلحدیث نام الاٹمنٹ ہوا اور ہندوستان میں ان کے بقول عمل بالحدیث کی ترویج ہوئی۔ لہذا غیر مقلدین اپنے ان اکابرین کے عقائد پر ٹھنڈے دل سے غور کریں اور اگر یہ آپ کے اکابر نہیں ہیں۔ تو پھر ان کو واضح طور پر کافر و مشرک و دجال و گمراہ اور گمراہ کنندہ لکھ دیں۔

میری تمام سنی مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ غیر مقلدین کے ان عقائد کو اچھی طرح پڑھیں اور ان کے ظاہری توحید کے نعرے سے دھوکہ نہ کھائیں اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس فتنہ سے محفوظ فرمائیں۔

آمین

عقیدہ نمبر۱۷. (قبروں سے فیض حاصل کرنا)

نواب صدیق حسن صاحب قبروں سے فیوض پر اجماع ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ودر مسئلہ انتفاع اولیاء از ارواح اولیاء وانبیاء بقدر مناسب حال بدون

تقلید رسوم وبدعات رجال واہل ضلال خود چنداں خلاف بیان

اہل علم نیست۔ (مآثر صدیقی ص ۱۲۸ ج ۴)

ترجمہ:۔ نواب صاحب کے فرزند علی حسن صاحب اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں۔

اس مسئلہ میں اور اس امر میں کہ ارباب صاحب دل واولیاء وانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی ارواح مقدسہ سے بغیر رسوم اور بدعات کے پابندی کے جو اصل ضلالت کا شیوہ ہے اپنے مناسب حال فیض اٹھائیں تو اس میں علماء کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔

نوٹ:۔ الحمد اللہ اہل السنت والجماعت احناف کی مسلسل پیش قدمی کی وجہ سے دنیائے غیر مقلدیت آج اپنے دو اصولوں (صرف قرآن وحدیث) سے کنارہ کش ہو کر چار اصولوں پر آگئی ہے اور یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ ہم بھی اہل سنت کی طرح چار اصول قرآن، سنت، اجماع، قیاس شرعی کو مانتے ہیں۔

آ گیا ہے باتوں ہی باتوں میں ۔۔۔ مان جائے گا دو چار ملاقاتوں میں

اگر چہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا، اور مرتا کیا نہ کرتا یہ اجماع اور قیاس کو ماننے کا محض زبانی دعویٰ کرنا بھی کافی نہیں ہے۔ اور نہ ہی ان کو مفید ہے کیونکہ بیس رکعت تراویح پر اجماع امام نووی ؒ نے کتاب الاذکار ص ۲۸۱ پر اور پتلی اونی سوتی جرابوں پر مسح نہ کرنے پر علامہ ابن نجیم ؒ نے البحر الرائق ص ۱۸۲ ج ا پر اور اکٹھی تین طلاق کے تین ہونے پر علامہ ابن قیم ؒ نے اغاثۃ اللفہان ص ۳۳۳ ج ا پر نقل کیا ہے۔ اور تقریباً ۴۴ مسائل ایسے ہیں جن پر امت مسلمہ کا اجماع ہے لیکن غیر مقلدین اس کے منکر ہیں۔ لہذا اگر اجماع کے ماننے کا آج یہ دعویٰ کرتے ہیں تو قبروں سے فیوض پر اس اتفاق کو بھی مان لیں۔ یہ شرک کیوں بن گیا ہے۔

نیز نواب صاحب اپنے والد کی قبر کے بارے میں لکھتے ہیں۔

لا یزال یری النور علی قبره الشریف والناس یتبر کون به .

کہ آپ کی قبر شریف پر ہمیشہ نور رہتا ہے اور لوگ اس سے تبرک حاصل کرتے تھے

(التاج المکلل ص ۲۹۸ مطبوعہ مکتبہ دار السلام)

اور غیر مقلدین کے عالم وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:

قلت بهذا یدفع الشبهة التی اوردها القاصرون انه

کیف یمکن استحصال الفیوض والبرکات و

برد القلب والانوار من ارواح الصلحاء بزیارة

لهم. (ہدیۃ المہدی ص ۶۳)

ترجمہ: میں کہتا ہوں اس سے وہ شبہ بھی دور ہو جاتا ہے جو بعض کم عقل حضرات کی طرف سے سامنے آتا ہے کہ صلحاء کی قبور کی زیارت کر کے ان کی روحوں سے فیوض اور برکات اور انوار کا حصول کیسے ممکن ہو


الله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم
الجزء الاول من
كتاب هدية المهدي
سنة ١٣٢٥
تاليف اضعف عباده لسان الله عبد ... وحيد الزمان

۶۳

بغيرا وموضع تكون فيها اجزاء البدن انه يساوي من الهان النبي رأى ليلة الاسراء موسى قائما يصلي في قبره ثم رآه في السماء السادسة قال شيخنا ابن حزم ان مستقر الارواح حيث كانت قبل حلول اجسادها وقال شيخنا ابن القيم فثبت بهذا انه لا منافاة بين كون الروح في عليين او في الجنة او في السماء وبين اتصاله بالبدن بحيث تدرك وتسمع وتصلي وتقرأ قلت بهذا يدفع الشبهة التي اوردها القاصرون انه كيف يمكن استحصال الفيوض والبركات وورود الطلب والانوار من ارواح الصلحاء بزيارة قبورهم فان ارواحهم في اعلى عليين لان الروح ليس من جنس الاجسام التي اذا اشتغلت مكانا لم يمكن ان تكون في غيره ولو سلم فله من سرعة الانتقال والحركة ما يسهل له العروج الى السماء ثم النزول منه والتوجه الى الزائر كما هو المشهود يشهد عليه قوله تعالى ... وهذا يظهر ان الله تعالى اذا نزل من عرشه فلا يخلو منه العرش على قول لان الكون في مكانين في وقت واحد لما ثبت للروح الانساني الذي هو مخلوق الله تعالى فكيف يستبعد لمن هو خالق الارواح نعم انه محال في الاجسام الكثيفة المتمكنة بالمكان الاصطلاحي الفلسفي او هو السطح الباطن من الجسم الحاوي المحيط بالسطح الظاهر من الجسم المحوي ... ذلك فصل لا يلزم من كون ارواح المؤمنين في الجنة وارواح الكافرين في النار دخولهم في منازلهم ومقاعدهم الخاصة التي اعدت لهم

نوٹ:۔ وحید الزمان صاحب روحوں سے فیوض کے منکر کو بے وقوف کہہ رہے ہیں۔ اب غیر مقلدین سنجیدگی سے غور کریں کہ کہیں روحوں سے فیوض کے انکار کی وجہ سے وہ بے وقوف تو نہیں بن گئے۔

نوٹ:۔ یہ عقیدہ الزاماً اس لیے لکھا گیا ہے کہ موجودہ غیر مقلدین کے نزدیک قبروں سے فیض کا عقیدہ کفریہ اور شرکیہ ہے اس لئے ان کے مذہب کے مطابق ان کے بڑوں کا یہ عقیدہ کفریہ اور شرکیہ ہوگا۔

فاعتبروا یااولی الابصار

عقیدہ نمبر۱۸ (وحدت الوجود)

غیر مقلدین کے بانی نواب صدیق حسن اور رکن ثانی وحید الزمان صاحب کے فتاوی جات ملاحظہ فرمائیں:

نواب صدیق حسن خان فرماتے ہیں۔

کہ مسلہ وحدت و جود د شہود جس سے مراد ہستی حق اور نیستی خلق ہے اور یہی اعتقاد اس مسئلہ کا روح الروح ہے۔ کہ میں مسئلہ وحدت وجود کو عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کرتا لیکن مسئلہ یہ ہے کہ کوئی سمجھ نہیں سکے گا۔ آخر میں لکھتے ہیں وگرنہ اگر حقیقتاً دیکھا جائے تو اس میں کوئی مابہ النزاع بات نہیں ہے اور کل شیء ماخل اللہ باطل اس سے بڑھ کرنا دانی کیا ہو سکتی کہ آدمی ہر مرتبہ اور ہر حال میں احکام وجود کا منکر ہو اور ہمہ اوست کے معنی نعوذ باللہ شریعت سے آزاد ہونا سمجھے۔

(مآثر صدیقی ص ۴۰ حصہ چہارم مطبع منشی نول کشور لکھنؤ)

حصہ چہارم ۴۰

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذٰلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

[illegible]

پھر لکھتے ہیں کہ مسلہ وحدت وجود و شہود جس سے مراد ہستی حق و نیستی خلق ہے اور یہی اعتقاد اس مسئلہ کا روح الروح ہے [illegible]

[illegible]

اس سے بڑھ کر نادانی کیا ہو سکتی ہے کہ آدمی ہر مرتبہ اور ہر حال میں احکام وجود کا منکر ہو اور ہمہ اوست کے معانی نعوذ باللہ شریعت سے آزاد ہونا سمجھے۔

مآثر صدیقی

موسوم بہ

سیرت والاجاہی

حصہ چہارم

[illegible]

تالیف

[illegible]

مطبع منشی نول کشور لکھنؤ

عقیدہ نمبر ۱۹:۔ (حضرت مہدی کے زمانے میں رجعت ہوگی)

غیر مقلد عالم مُلا معین صاحب لکھتے ہیں:

من مات على الحب الصادق لامام العصر المهدى عليه السلام ولم يدرك اوانه اذن الله سبحانه ان يحييه فيفوذ فوذا عظيما فى حضوره من بخوره فى نوره وهذه رجعة فى عهده عليه السلام.

(دراسات اللبیب فی الاسوۃ الحسنۃ بالحبیب ص ۲۵۱ مصنف ملا معین مطبوعہ کراچی)

ترجمہ:۔ کہ جو شخص حضرت امام مہدی علیہ السلام کی سچی محبت پر فوت ہوگیا اور وہ امام کا زمانہ نہ پاسکا تو اللہ تعالیٰ اجازت دیں گے یہ کہ (حضرت مہدی) اس کو زندہ کریں پھر وہ آپ کے حضور بڑی کامیابی پائے گا ان کے نور کی دھونی سے۔اور یہ رجعت انکے زمانے میں ہوگی۔

٢٥٦

والقد أخبرت من بعض أهل العلم أنه قال من مات على الحب الصادق لامام العصر عليه السلام ولم يدرك أوانه أذن الله سبحانه أن يحييه فيفوز فوزاً عظيماً فى حضوره من بخوره فى نوره وهذه هى الرجعة فى عهده عليه السلام إن صح روايتها عن الأئمة الطاهرين دون ما انتحلته المبتدعة مما سولت لهم أنفسهم. ولقد أحسن من أتى بشير الله سبحانه من حياة الأبد بروائح رسول الله صلى الله عليه وسلم الفائحة لقوال أنفاس الإمام فقال ـ

مژده ایدل که مسیحا نفسی می آید
که زانفاس خوشش بوی کسی می آید

صلواة الله تعالى وسلامه عليه وعلى آله وأصحابه وأتباعه أجمعين، قوله رضى الله تعالى عنه "فلقد أخبرنا"، الخ لا يستبعد هذا ممن يشاهد من تمادى أحوالهم التقليدية على ظن حصر الحق فى إمامه حتى إن فتش عن قلوبهم يعلم أن أحدهم يجزم بعصمته جزم التصديق فى رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم فمن خالفه أخذت حميتهم الجاهلية إلى أن يقاتل، وهو عنده نصرة الدين، وعلى منهج هؤلاء قدماً على قدم الفقهاء المتعصبة فى زماننا حيث لايبالون فى تبديع من ترك قول إمامهم بقول مجتهد آخر بل بحديث صحيح يخالف رأيه واستحلال عرضه بما يصير حجة الجهلاء المعتقدين لهم فى إيذاء أذاه قولاً وفعلاً فى كل ما يقتدرون عليه و ذلك عندهم من حماية الشريعة، ولقضاتهم الجهلة إن تقاصروا فى تعزيره فهو عندهم

دراسات اللبيب

فى الأسوة الحسنة بالحبيب

للعلامة البارع المتكلم الأصولى النظار محمد الملقب بالمعين، ابن محمد الملقب بالأمين السندى المتوفى ١١٦١هـ

مقدمة وتحقيق

محمد عبدالرشيد النعمانى



قامت بنشرها وطبعها

لجنة إحياء الادب السندى بكراتشى

THE SINDHI ADABI BOARD

Karachi

نوٹ:۔ یہ عقیدہ رجعت شیعوں کا عقیدہ ہے جو کہ باطل اور مردود ہے۔لیکن غیر مقلدین کو بھی یہ عقیدہ پسند آگیا اس لیے انہوں نے بھی اختیار کرلیا ہے۔

اس عبارت میں نواب صاحب نہ صرف وحدت وجود کا اقرار کر رہے ہیں بلکہ اس کا غلط مطلب لینے والے یعنی اسے حلول کہنے والے کو نادان اور بیوقوف بھی کہہ رہے ہیں اور وحید الزمان صاحب نے ہدیۃ المہدی ص ۵۱، ۱۵۱ میں وحدت الوجود کو بالکل برحق تسلیم کیا ہے اور ۱۵ پر لکھا ہے کہ اس مسئلہ کا موجد شیخ ابن عربی تو اصول اور فروع کے لحاظ سے اہلحدیث تھا۔ نیز شیخ ابن عربیؒ کو غیر مقلدین کے شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین دہلوی نے بھی خاتم الولایۃ المحمدیۃ (محمد ﷺ کی ولایت ان ہی پر ختم ہے) جیسے معزز القاب سے نوازا ہے (الحیات بعد الممات ص ۱۲۳) اور نواب صدیق حسن صاحب شیخ ابن عربی کے بارے میں لکھتے ہیں:

فجزاه الله عنا وعن سائر المسلمين جزاء حسناً و افاض علينا من انواره ، وكسانا من حلل اسراره ، وسقانا من حميا شرابه وحشر نافى زمرة احبابه، بجاه سيد اصفياء و خاتم انبيائه. (التاج المکلل ص ۱۷۶ مطبوعہ مکتبہ دار السلام)

کہ اللہ ان کو جزاء دے ہماری طرف سے اور تمام مسلمانوں کی طرف سے بہترین جزاء اور ان کے انوارات سے ہمیں مستفیض فرمائے اور ان کے اسرار و باطن کا لباس ہمیں پہنائے انکی شراب علم کی حرارت سے ہمیں سیراب فرمائیں ان کے احباب کے زمرے میں ہمارا حشر فرمائے۔ نبی کریم ﷺ کے مرتبہ اور مقام کے وسیلہ سے ہماری یہ دعا قبول فرما۔

اس عبارت سے فوت شدہ کا وسیلہ بھی ثابت ہو گیا جو کہ غیر مقلدین کے نزدیک شرکیہ عقیدہ ہے۔

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کرو ۔ ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

نوٹ:۔ غیر مقلدین وحدت وجود کو صوفیاء کی ایک اصطلاح کی بجائے عقیدہ کا عنوان دیتے ہیں اور پھر اس کو کفریہ اور شرکیہ عقیدہ کہتے ہیں۔ لہٰذا یہ لوگ غور کریں کہ ان کے مذہب کے مطابق ان کے بڑے اس عقیدے کے قائل ہونے کی وجہ سے کافر و مشرک تو نہیں ہوئے؟

عقیدہ نمبر ۲۰:۔ (شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ما کان وما یکون جانتے ہیں)

مشہور غیر مقلد عالم محمد یوسف جے پوری صاحب احناف مقلدین میں اولیاء اللہ کے نہ ہونے پر دلیل دیتے ہیں کہ:

''طبقات ابن رجب ص ۲۰۲ ج ا میں ہے کہ قیل للشیخ هل کان

الا ولیاء علی غیر اعتقاد احمد بن حنبل فقال ما کان ولا یکون.

ترجمہ:۔ حضرت پیران پیر سے پوچھا گیا حنبلی مذہب والوں کے سوا اور مذہب میں کچھ ولی ہوئے ہیں یا نہیں فرمایا کہ نہ تو ہوئے ہیں اور نہ ہی ہوں گے۔

(حقیقۃ الفقہ ص ۱۸۳ مطبوعہ نعمان پبلشرز)

احناف کے ساتھ بغض وعناد میں ہوش ہی نہیں۔ اور یہ قرآن وحدیث کے کھو کھلے دعوے کرنے والوں نے بجائے قرآن وحدیث پیش کرنے کے ایک متروک ومردود قول سے جہاں مسلمہ حقیقت کا انکار کر دیا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے علاوہ مخلوق کے لیے علم غیب مان لیا ہے۔ لیکن گرامی قدر قارئین غیر مقلدین احناف کے ساتھ حسد اور بغض میں ہر قسم کا غلط عقیدہ اپنانے کے لیے تیار ہیں۔ برا ہو ترک تقلید کا کہ یہ انسان کو کہاں سے کہاں تک پہنچاتی ہے۔

غیر مقلدین چونکہ عام طور پر علماء دیوبند پر کفر وشرک کے فتوے کشف کرامات اور بعض احوال کی وجہ سے لگاتے ہیں اور ایسے واقعات اور عبارات کو علماء دیوبند کے عقائد باور کراتے ہیں اس لیے ہم بطور الزام غیر مقلدین کے علماء کی چند ایسی عبارات پیش کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:۔

عقیدہ نمبر ۲۱:۔ (زندہ اور مردہ کو علم غیب)

مشہور غیر مقلد عالم عبدالمجید سوھدروی صاحب، قاضی محمد سلیمان منصور پوری غیر مقلد کا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''حضرت قاضی صاحب جب بھی لاہور تشریف لاتے تو مال روڈ پر حیات برادرز کے ہاں قیام فرمایا کرتے تھے فضل کریم بن حاجی حیات محمد مالک خرم کا بیان ہے کہ جس مکان پر آپ ٹھہرا کرتے تھے اس کے قریب ہی ایک خانقاہ تھی جو اجڑی ہوئی تھی ایک دن آپ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا یہاں کوئی قبر ہے میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے کہا آج رات خواب میں ہمیں وہ بزرگ ملے اور کہا کہ قاضی جی آپ اتنی بار یہاں تشریف لائے مگر ہمیں ایک بار بھی نہیں ملے قاضی صاحب نے یہ بھی فرمایا وہ بہت نیک اور صالح آدمی تھے فلاں جگہ کے رہنے والے تھے ادھر سے گزر رہے تھے کہ انتقال ہو گیا میاں فضل کریم کہتے ہیں کہ اس کے بعد جب میں نے اس کی تحقیق کی تو وہ باتیں ویسی ہی ثابت ہوئیں جو قاضی صاحب نے بیان فرمائی تھیں یہاں تک کہ انکا نام اور پتہ بھی قاضی صاحب نے بتا دیا تھا۔ (کرامات اہلحدیث ص ۸۳۔۸۴)

خط کشیدہ عبارت پر غور فرمائیں کہ قاضی سلیمان منصور پوری غیر مقلد (سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر کتاب رحمۃ اللعالمین کے مصنف) کے پاس وہ بزرگ رات کو قبر سے آئے اور انہوں نے کہا کہ آپ پہلے بھی کئی دفعہ آ چکے ہیں لیکن ہم سے نہیں ملے تو قاضی صاحب نے میزبان کو اس قبر والے کا نام موت کا واقعہ اور علاقہ سب کچھ بتا دیا۔ شاباش یہ ہیں غیر مقلد کہ قبر میں پڑا ہوا بھی عالم الغیب ہے۔ بتا رہا ہے کہ آپ اتنی مرتبہ آئے اور میرے پاس نہیں آئے اور قاضی صاحب نے تو حد کر دی کہ اس کے بارے میں پوری تفصیل بتا دی۔ غیر مقلدو بتاؤ آپ کے بڑے اگر ایسے عقیدے کے بعد بھی مسلمان تھے تو پھر آج مخلوق کیلئے علم غیب ثابت کرنے والوں کو کافر کیوں کہتے ہو۔

مشہور غیر مقلد مولانا غلام رسول صاحب کا واقعہ ہے۔

حاجی کرم الٰہی میاں سنگھ نے بیان کیا کہ میری شادی کے موقعہ پر میری والدہ کا زیور

گم ہو گیا جس جگہ رکھا تھا۔ بہت ہی دفعہ وہاں دیکھا لیکن کچھ پتہ نہ چلا اور جگہ بھی تلاش کیا لیکن بے فائدہ میری والدہ مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئی اور زیور کے گم ہونے کا ذکر کیا آپ نے فرمایا جاؤ جس جگہ رکھا تھا وہیں پڑا ہوا ہے میری والدہ نے پھر آکر دیکھا تو زیور اسی جگہ پڑا تھا۔

(سوانح حیات مولانا غلام رسول ص ۱۰۴۔۱۰۵)

دوسرا واقعہ:۔ ایک حجام آپ (مولانا غلام رسول) کی حجامت کر رہا تھا۔ اس نے کہا حضرت میرا بیٹا کئی سال سے باہر گیا ہوا ہے معلوم نہیں وہ کس جگہ ہے زندہ ہے یا مر گیا ہے۔ ایک ہی بیٹا ہے، بہو جوان ہے دعا فرما دیں یا مجھ کو پڑھنے کے واسطے بتا دیں کہ آ جاوے آپ خاموش رہے حجام کہتا ہے کہ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ مولوی صاحب کچھ پڑھتے ہیں۔ جب حجامت کرا چکے تو میں نے پھر عرض کی آپ نے فرمایا وہ تو گھر میں روٹی نمکین نخود کے ساتھ کھا رہا ہے جا کر دیکھو حجام کہتا ہے کہ میں آپ کا یہ فرمان سن کر حیران رہ گیا کیونکہ میں آپ کی کرامات بہت سی سن چکا تھا لہٰذا میرے دل میں خیال پیدا ہو گیا کہ شاید میرا بیٹا آ گیا ہو۔ جب میں گھر گیا تو میرا بیٹا نخود کی روٹی کھا رہا تھا اس نے کہا میں سکھر ملک سندھ میں آٹا گوندر رہا تھا پانی لینے کے واسطے باہر نکلا ہوں معلوم نہیں کیا ہوا مجھے کسی نے اٹھایا طرفۃ العین میں یہاں اپنے گاؤں میں پہنچ گیا ہوں۔ میرا کل سامان اور اوزار وغیرہ سکھر میں پڑے ہوئے ہیں

(سوانح حیات ۱۰۷۔۱۰۸)

نمبر۲۲:۔ (انسان کتا بن گیا)

مشہور غیر مقلد عالم غلام رسول کا واقعہ لکھا ہے:

کہ موضع مرالیوالہ میں ہمارا ایک رشتہ دار سلطان احمد نامی رہتا تھا بڑا متمول آدمی تھا ان کا ہمسایہ ایک لوہار تھا جو نامی چور تھا یہ سلطان احمد صاحب نے میرے سامنے بیان کیا کہ میں نے مولوی صاحب کے آگے عرض کیا کہ میرے بچے یتیم ہیں رات بھر ہمارا ہمسایہ لوہار سونے نہیں دیتا وہ ہر وقت اسی کوشش میں رہتا ہے کہ موقع بنے تو سب کچھ لوٹ لوں آپ نے کچھ پڑھنے کے لیے فرمایا اور کہا کہ پڑھ کر بے فکر ہو کر سو رہا کرو انشاء اللہ وہ کتا بھونک بھونک کر خود ہی چلا جایا کرے گا تو ایسا ہی ہوتا رہا اس کے بعد مولوی (غلام رسول) صاحب جلد ہی فوت ہو گئے وہ لوہار خود بیان کرتا ہے کہ میں نے مولوی سلطان احمد کے گھر جا کر چار دفعہ نقب لگائی جب اندر جاتا تو کتے کی شکل ہو جاتی اور کتے ہی کی طرح بھونکتا ہوا باہر نکلتا۔ ایک دفعہ نقب لگا کر اندر گیا بیوی صاحبہ جاگ رہے تھے میری صورت مسخ ہوتی دیکھ کر کہا بھائی تیری صورت مسخ ہونے سے تعجب بھی آتا ہے لیکن جس کی زبان سے یہ کلمات نکلے ہیں اس کی زبان بھی سیف الرحمان تھی جو کچھ انہوں نے کہا وہ ضرور ہوا اور آئندہ بھی انشاء اللہ ہوتا رہے گا۔

(سوانح حیات حضرت مولانا غلام رسول، ص نمبر ۱۳۷۔۱۳۸، تالیف وتصنیف مولانا عبدالقادر خلف اکبر حضرت مولانا مرحوم مطبوعہ فضل بکڈپو اردو بازار گوجرانوالہ)

اگلے صفحہ پر عکس ملاحظہ کریں۔

کراماتِ اہلحدیث

مولانا عبدالمجید سوہدروی

۱۳۸

(۴۵)

(۴۶)

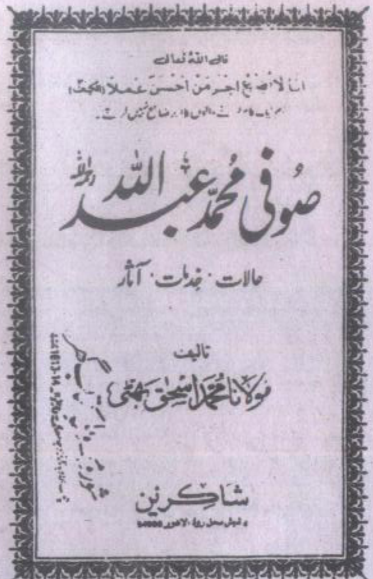
اس غیر مقلد مولوی غلام رسول صاحب کے القابات کتاب کے اوپر اس طرح لکھے ہیں عالم باعمل واعظ بے بدل حاجی حرمین شریفین مقبول دارین جامع معقول ومنقول حاوی فروع واصول حضرت مولانا غلام رسول۔

حاجی حرمین کے لقب سے ایک بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ غیر مقلدین میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو حرمین شریفین میں گئے بغیر بھی حاجی ہیں۔

عقیدہ نمبر ۲۳:۔ (موت پر اختیار)

مشہور غیر مقلد عالم غلام رسول قلعہ میاں سنگھ کا واقعہ ہے۔

حافظ غلام محمد صاحب ساکن سدہ ضلع شاہ پور ایک دن مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مولوی صاحب کو دیکھ کر بہت روئے مولوی صاحب نے رونے کا سبب دریافت فرمایا حافظ صاحب نے بیان کیا کہ گاؤں کا نمبردار مجھے سخت سزا ایذا



[illegible]

تھوڑی دیر میں بہت عجیب و غریب واقعات ان کے مشاہدے میں آئے تو ان کے ساتھ [illegible] میں شامل ہو گیا۔ یہ مستقل طور سے صوفی صاحب نے قیام کر [illegible] معلوم کی مالی مدد کرتے تھے۔

(۳) میرے فیصل آباد کے ایک دوست مولوی محمد رمضان یوسف سلفی نے بتایا کہ صوفی صاحب کسی گاؤں میں گئے اور ایک شخص انہیں اپنے گھر لے گیا اور کہا کہ میری بھینس دو سال سے [illegible] صوفی صاحب نے بھینس کی دم پکڑی اور اسے [illegible] کو کہا: [illegible] کی ۔۔۔۔ دے گی۔۔۔ اس کے بعد اس نے [illegible] دیں۔

(۴) ایک طالب علم نے بتایا کہ وہ [illegible] میں صوفی صاحب کے مدرسے میں داخل ہوا [illegible] اور کند ذہن تھا کہ نہ کتاب میں لکھا ہوا کوئی مسئلہ اس کی سمجھ میں آتا تھا اور نہ استاد کی بتائی کوئی بات یاد رہتی تھی۔ سخت پریشان تھا۔ پڑھنے اور لکھنے کی بڑی کوشش کرتا مگر کچھ پلے نہ پڑتا۔ ایک دن شام کے وقت مدرسے سے نکلا اور گاؤں کے کھیت میں جا بیٹھا۔ وہاں تنہائی میں بیٹھ کر اپنی بدنصیبی پر رونے لگا۔ روتے روتے ہچکی بندھ گئی اور آواز کا دائرہ وسیع ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد اتفاق سے صوفی صاحب کا ادھر سے گزر ہوا تو وہ رونے کی آواز سن کر رک گئے۔ پھر جدھر سے آواز آ رہی تھی، ادھر کو چل پڑے۔ آگے نکلے تو طالب علم کو پہچان لیا اور وہیں بیٹھ گئے۔ رونے کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ ماں باپ نے مجھے پڑھنے کے لیے یہاں بھیجا ہے، لیکن میں ذہنی طور پر اتنا کمزور ہوں کہ نہ کچھ سمجھ سکتا ہوں نہ یاد رکھ سکتا ہوں۔ فرمایا فکر نہ کرو، یہ مشکل اللہ تعالیٰ حل فرما دے گا۔

اب انھوں نے دعا کرنا شروع کیا، طالب علم کا سر ننگا ہوا تھا۔ صوفی صاحب دعائیں پڑھتے جاتے تھے اور اس کے سر پر تھوکتے اور اسے چلتے

غیر مقلد پیر نے اللہ سے مانگنے کے بجائے بھینس کی دم پکڑ کر اس سے زبردستی کٹیاں وصول کیں اور بھینس بیچاری بھی شاید ڈر گئی ہو گی کہ آج میری دم نام نہاد الحدیث کے ہاتھ میں ہے اگر کٹیاں نہ دیں تو۔۔۔۔

شاید یہی وجہ ہے کہ غیر مقلدین کے مجدد اور ان کے والد محترم جناب نواب صدیق حسن خان نے اللہ تعالیٰ کی بجائے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو غوث اعظمؒ لکھا ہے چنانچہ لکھتے ہیں: غوث اعظم نے غنیۃ الطالبین میں لکھا ہے۔ (الاحتواء علی مسئلہ الاستواء ص ۲۴ مطبوعہ مجددی لاہور) اصل عکس ص ۵۰ پر ملاحظہ کریں

عقیدہ نمبر ۲۵:۔ (جمعرات کو روحوں کا گھروں میں آنا)

لکھوی خاندان کا مشہور غیر مقلد حافظ محمد لکھوی صاحب لکھتے ہیں:

رات جمعہ دی مغرب پیچھے ہک روایت آئی

آون روح وچ اپنے خویشاں یا جتھ ہے آشنائی

(احوال الآخرت ص ۱۷ مطبوعہ ملک بشیر احمد تاجر کتب، کشمیری بازار لاہور)

محترم قارئین غیر مقلدین کے اللہ تعالیٰ اور انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے متعلق عقائد کے بعد حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق ان کے علماء کے چند عقائد ملاحظہ فرمائیں۔

عقیدہ نمبر۲۶:۔ (بعض صحابہ (رضی اللہ عنہم) فاسق ہیں) نعوذ باللہ

مشہور غیر مقلد عالم وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:

افمن کا ن مومنا کمن کان فاسقاو منه یعلم ان من الصحابه من هو فاسق کا لولیدو مثله یقال فی حق معاویه و عمر و و مغیره و سمره و معنی کون الصحابة عدو لا انهم صادقون فی الروایة لا انهم معصومون

(نزل الابرار من فقہ النبی المختار ص۹۴ ج۳)

ترجمہ:۔ کیا پس وہ شخص جو مومن ہو فاسق کی طرح ہے اور اسی سے معلوم ہوا کہ بے شک صحابہ رضی اللہ عنہ میں سے بعض وہ ہیں جو فاسق ہیں۔ جیسے ولید (بن عقبہ رضی اللہ عنہ) اور اسی طرح کہا جائے گا۔ معاویہ (بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ) کے حق میں اور عمرو (بن العاص رضی اللہ عنہ) اور مغیرہ (بن شعبہ رضی اللہ عنہ) اور سمرہ (بن جندب رضی اللہ عنہ) کے حق میں اور صحابہ کے عادل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ (نبی ﷺ) کی بات نقل کرنے میں صادق ہیں نہ یہ کہ وہ معصوم ہیں۔

غیر مقلدین کا صحابہ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کے متعلق یہ عقیدہ قرآن کریم اور احادیث متواترہ کے صراحتاً خلاف ہے۔ اور شیعت کی واضح ترجمانی ہے۔

اصل عکس اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں۔

من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

الحمد للہ علی وفقہ ...

الجلد الثالث

من

نزل الابرار

من

فقہ النبی المختار

... المحدث المجتهد المولوی وحید الزمان ... آبادی

باہتمام ... ابی القاسم ...

فی مطبع سعید المطابع فی بلدۃ بنارس

۹۴

[illegible]

عقیدہ نمبر۲۷:۔ (صحابہ (رضی اللہ عنہم) مشت زنی کرتے تھے) نعوذ باللہ

مشہور غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن خان کے بیٹے نواب نور الحسن خان لکھتے ہیں:

واحادیث واردہ در منع از نکاح بدست ثابت وصحیح نشدہ بلکہ بعض اہل علم نقل ایں

استمناء از صحابہ نزد غیبت از اہل خود کردہ اند ودر مثل ایں کار حرج نیست

(عرف الجادی من جنان ہدی الہادی ص ۲۰۷ مطبوعہ مطبع صدیقی بھوپال)

ترجمہ:۔ اور اپنے ہاتھ سے منی نکالنے سے منع کی احادیث صحیح اور ثابت نہیں ہیں بلکہ

بعض اہل علم نے نقل کیا ہے کہ صحابہ بھی اپنے گھروں سے دور ہونے کی وقت اپنے ہاتھوں سے منی نکالتے تھے (نعوذ باللہ) اور اس کام میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔

۲۰۷

یک ضرب چوب بچہ چنانکہ در روایت مسند احمد و نسائی و ابن ماجہ بسند حسن ست لیکن در
وصل ہلالہ سالش باختلاف شورہ اند و آن حدیث دلیل است بر خلاف ایجاب محمد و دو جہدم
اہل سرانہ یار رو و قران و تمام نست کہ بباشرت جلد شاخہائے عشکال سر و نیست بلکہ
یک بار بزند ر و این اصل بجذیل جانوراشری ست و شمل آن در قرآن کریم آمدہ و نحذ
منفشا الا یہ فصل ابن عباس گفتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود ہر کرا
یا بیدا کار و تو لوامی کند فاعل مفعول ہر دو را بکشید و ہر کرا یا بید کہ بر بہیمہ افتادہ او را بکشید
و بہیمہ را نیز بکشید این حدیث نزد احمد و اہل سنن ست و رجالش موثق اند مگر آنکہ در
سندش اختلاف ست و نزد ما دران نظر است اما مختلف فیہ کہ فقہا دو در حد و طی کردہ اند
و ہر یکے حجی نزدے تراشیدہ و کسے ستند بر لیلی نیست و اجماع صحابہ بیا صورے اثبات حجت
نیا شدو قیاس استنزال منی بر لواطت بجامع قطع نسل مغلظ فندی ست چہ علت در
تحریم لواطت نہ افضائے آن بسوی قطع نسل ست در نہ ہر شئی از ماکولات و مشروبات
و حرکات و سکنات کہ مفضی بضعف باہ یا ابطال شہوت شود اشد التحریم از لواطت باشد
و لازم باطل ست پس ملزوم مثل او ست و باجملہ استنزال منی بکف یا بچیزے از جمادات
نزد و دعائے حاجت مباح ست ور وا ساحیون فاعل خاشی از وقوع در فتنہ یا معصیت
کہ اقل مراتش نظر باز بیست باشد کہ در ین حین مندوب ست بلکہ گاہے واجب گردد
دیگر ترک معصیت جز باین حرکت ممکن نشود [redacted]
[redacted] و تمام وضع آن در
حرام ست و تعلیل بقطع نسل چیزی نیست چہ این کار کسے می کند کہ زن حلال ندارد یا دارد
لیکن ہرگز معمول باین کار کہ غیر مشتہی طبع و غیر موافق انس ست نکند و حاملش بران جز عجز و تر
شدت ہوا نفس تر تمنّا کراہت و تحریم او بر آنہم نیست تراہا ستجبث بود ان آن نیست خبث تر

عُرفُ الجَادِي
مِنْ
جِنَانِ هُدَى الهَادِي
طُبِعَ فِي المَطْبَعِ الصِّدِّيقِيِّ الكَائِنِ
فِي بُهُوپَالِ المَحْمِيَّةِ سَنَةَ
الهِجْرِيَّةِ القُدْسِيَّةِ
۱۳۰۱

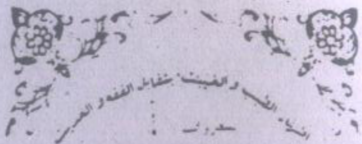
عقیدہ نمبر۲۸:۔ (حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کی سمجھ معتبر نہیں) نعوذ باللہ

مشہور غیر مقلد عالم محمد جوناگڑھی ایک عنوان قائم کرتا ہے:

حضرت فاروقؓ کی سمجھ کا معتبر نہ ہونا۔ (نعوذ باللہ)

آگے پھر عنوان قائم کرتا ہے۔

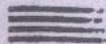
صحابہ کی درایت (سمجھ) معتبر نہیں۔ (شمع محمدی ص ۱۹ مکتبہ محمدیہ چیچہ وطنی)



شمع محمدی

جس کے ملاحظہ کے بعد ہر شخص یقین کر لیتا ہے کہ فقہ اور چیز
حدیث اور چیز ہے تقلید شخصی اور چیز ہے اتباع سنت اور چیز ہے۔
محمدی جماعت الگ ہے اور حنفی گروہ الگ ہے۔

تصنیف
حضرت مولانا محمد جونا گڑھی رحمۃ اللہ علیہ



مکتبہ محمدیہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کریں جو حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کی ہیں اس میں وہ یقیناً اور قطعاً سچے ہیں لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ روایت کی طرح ان کی درایت ہم پر واجب التعمیل نہیں بہت ممکن ہے کہ وہ درست نہ ہو۔

[redacted]

مثلاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے کہ آپ نے فرمایا تھا یقیناً بیت اللہ شریف میں جاؤ گے اور اس کا طواف کرو گے۔ حضرت عمرؓ نے یہ سمجھا کہ حدیبیہ والے سال کی بابت یہ پیشگوئی ہے مگر حدیبیہ والے سال ایسا نہ ہوا۔ بلکہ مکہ شریف سے اور بیت اللہ شریف سے مسلمان روک دیئے گئے اور انہیں مجبوراً واپس ہونا پڑا ثابت ہوا کہ حدیث رسول برحق ہے۔ روایت عمرؓ سچی ہے لیکن درایت عمرؓ سچ نہ تھی۔ حدیث میں جو تھا وہ ہو کر رہا لیکن فہم عمرؓ پوری ہو کر نہ رہی یہ ہے بیّن فرق روایت اور درایت کا۔

صحابہؓ کی درایت معتبر نہیں

قرآن کریم میں سحری کے آخری وقت کی بابت الفاظ نازل ہوتے ہیں
حتی یتبین لکم الخیط الا یعنی یہاں تک کہ سفید دھاگہ سیاہ دھاگہ
بیض من الخیط الا سود سے ظاہر ہو جائے
اس سے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمجھ لیتے ہیں کہ سوت کا دھاگہ ہی مراد ہے لیکن جب حضورؐ کو یہ بات پہنچی تو آپ نے ان کی غلط فہمی کو رفع کیا اور فرمایا اس سے مراد صبح صادق کا رات سے ظاہر ہونا ہے۔ پس حضرت عدیؓ کی فہم مراد اللہ و رسولؐ کے خلاف تھی گو آیت درست، سچ اور ایمان لانے کے لائق ہے پس روایت سچ اور درایت غلط۔ اور دونوں میں فرق ظاہر اسی طرح کی کھلی کھلی بہت سی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔

پھر بعد آئی کف ہر شاخ پر پیمانہ ہے
ہر روش میں جلوۂ پیر مغاں مستانہ ہے

قارئین بہت معذرت میرے پاس اصل کتاب میں لائٹ پنسل کے نشان کی وجہ سے "حضرت فاروق کی سمجھ کا معتبر نہ ہونا" عنوان چھپ گیا ہے۔ اور غیر مقلدین کے شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری صاحب محمد جونا گڑھی کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تین طلاقوں کے تین ہونے والے فتوے کے متعلق لکھتے ہیں۔

"دوستو اگر اسی پر اصرار ہے کہ نہیں حضرت عمر یہ فتویٰ ابدالآباد کے لیے شرعی طور پر ہی دیا ہے تو ہم کہتے ہیں پھر آپ اور ہم اسے کیوں مانیں ہم فاروقی تو نہیں محمدی ہیں۔ ہم نے انکا کلمہ تو نہیں پڑھا آنحضرت ﷺ کا کلمہ پڑھا ہے۔" (فتاوی ثنائیہ ص ۲۵۲ ج ۲ مطبوعہ مکتبہ ثنائیہ سرگودھا)

اصل عکس صفحہ ۵۰ پر ملاحظہ کریں۔

عقیدہ نمبر۲۹:۔ (صحابہؓ کی بات کوئی حجت نہیں) نعوذ باللہ

غیر مقلدین کے شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین دہلوی صاحب لکھتے ہیں:

رابعاً یہ کہ لو فرضنا تو یہ حضرت عائشہؓ اپنے فہم سے فرماتی ہیں۔اور فہم صحابہ حجت شرعی نہیں ہے کما ثبت فی اصول الحدیث۔بلفظہ

(فتاوی نذیریہ ص۶۲۲ ج ا مطبوعہ نور اکیڈمی سرگودھا)





فتاوی نذیریہ جلد اول ۶۲۲

رابعاً یہ کہ لو فرضنا تو یہ حضرت عائشہؓ اپنے فہم سے فرماتی ہیں۔اور فہم صحابہ حجت شرعی نہیں ہے کما ثبت فی اصول الحدیث

اور مشہور غیر مقلد نواب نور الحسن صاحب لکھتے ہیں:

دراصول متقرر شدہ کہ قول صحابی حجت نیست۔

(عرف الجادی من جنان ھدی الہادی ص ۱۰۱)

ترجمہ:۔ کہ اصول میں یہ بات طے شدہ ہے کہ صحابی کا قول حجت نہیں ہے۔

عرف الجادي

من جنان هدي الهادي

للنواب مير نور الحسن خان بن نواب صديق حسن خان

كنز الحقائق من فقه خير الخلائق

هدية المهدي من الفقه المحمدي

كلاهما

للعلامة النواب وحيد الزمان الحيدرآبادي

۱۰۱

اور یہی عقیدہ نواب صدیق حسن خان نے بدور الاھلہ اور وحید الزمان نے ہدیۃ المہدی میں لکھا ہے۔

عقیدہ نمبر ۳۰:۔ (حضرت علیؓ کی خلافت خودساختہ اور عذاب خداوندی تھا) نعوذ باللہ

مشہور غیر مقلد حکیم فیض عالم صدیقی صاحب لکھتے ہیں:

آپ (حضرت علیؓ) کو امت نے اپنا خلیفہ منتخب نہیں کیا تھا آپ دنیائے سبائیت کے منتخب خلیفہ تھے اس لیے آپ کی خودساختہ خلافت کا چار پانچ سالہ دور امت کے لیے ایک عذاب خداوندی تھا۔۔۔آپ کی شہادت عالم اسلام کے لیے ایک آیت رحمت ثابت ہوئی۔ (صدیقہ کائنات ص ۲۳۷)

عقیدہ نمبر ۳۱:۔ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) بغیر توبہ کے مری تو مرتد مری (نعوذ باللہ)۔

حضرت مولانا قاری عبدالرحمان پانی پتیؒ فرماتے ہیں کہ مولوی عبدالحق بنارسی (غیر مقلد) کا فتویٰ جوا متعہ کا میرے پاس موجود ہے۔ اور مولوی عبدالحق نے برملا کہا کہ عائشہ علی سے لڑی اگر توبہ نہ کی ہوگی مرتد مری اور یہ بھی دوسری مجلس میں کہا کہ صحابہ کا علم ہم سے کم تھا۔ ان کو ہر ایک کو پانچ پانچ حدیثیں تھیں ہم کو ان سب کی حدیثیں یاد ہیں۔ (کشف الحجاب ص ۴۲)۔

۴۲

اکب جانتے ہیں اہلسنت کو حنفی شافعی ہونے سے مشرک کافر جاننا یہ بھی قول روافض کا ہے
سنن ماثورہ کو چھوڑ دینا یہ بھی عمل شیعہ کا ہے وضو میں کہنیوں سے پانی ناخنوں کی طرف
بہانا عمل روافض کا ہے [illegible] اہلسنت کو [illegible] ثابت جاننا یہ بھی عقیدہ
شیعہ کا ہے [illegible] مذہب روافض کا ہے ایک حدیث پر آمین [illegible]
قرآن کو رد کرنا یہ بھی قول شیعہ کا ہے [illegible] عورت [illegible] شیعہ میں [illegible]
ہو جائے جب چاہے نکاح کرے [illegible] متعہ کا ان لوگوں نے [illegible] تو مولوی عبدالحق
بنارسی کا فتوی جواز متعہ کا میرے پاس موجود ہے مولوی عبدالحق نے برملا کہا عائشہ علی سے
لڑی اگر توبہ نہ کی ہوگی تو مرتد مری اور یہ بھی دوسری مجلس میں کہا کہ صحابہ کا علم ہم سے کم تھا
ان کو ہر ایک کو پانچ پانچ حدیثیں یاد تھیں ہم کو ان سب کی حدیثیں یاد ہیں [illegible]
[illegible] یہ بھی عمل روافض کا ہے جھوٹ و دروغ اور مکر کو اپنا [illegible] بنانا یہ بھی
شعار روافض کا ہے باوجودیکہ ہر بات کا جواب [illegible] قرآن اور حدیث سے [illegible]
[illegible] مجلس میں [illegible] سوال پیش کرتے ہیں اور مشہور کرتے ہیں کہ ہمارے سوال کا
جواب کسی سے نہ ہوا اور جس مجلس میں الزام [illegible] کا کھا کر ذلیل ہوتے ہیں تو مشہور یہی
کرتے ہیں کہ [illegible] ہمارے سوال کا جواب اہلسنت سے نہ بنا باوجود [illegible]
جھوٹا دعوی کرنے میں شرماتے یہ بھی بے شرمی روافض کی [illegible] غیر مقلدوں کا
حال ہے [illegible] غیر مقلد [illegible] کا حال [illegible] نواب والا جاہ [illegible]
[illegible] اگر کوئی شخص اہلسنت حنفی ہو یا شافعی یا [illegible]
کسی [illegible] اہلسنت [illegible]
[illegible] نام حکومت [illegible]
[illegible] آیت [illegible] اللہ ورسولہ
[illegible] شراب کا [illegible] لاکھوں روپیہ [illegible] محصول کا

100 سال قبل لکھنے والی
بے مثال کتاب

کشف الحجاب

[illegible] قاری عبدالرحمن [illegible] پانی پتیؒ

[illegible]
[illegible] الطاف حسین حالی
[illegible] حکیم محمود احمد برکاتی
[illegible]
مرکزی جمعیت [illegible] پاکستان

الحمد لله على احسانه و توفيقه

رسالہ

الاحتواء على مسئلة الاستواء

مؤلفہ

امام المفسرین [illegible] سید المرسلین [illegible]

[illegible]

حسب فرمائش

[illegible]

سنہ ۱۳۰۹ ہجریہ

بمطبع محمدی واقع لاہور طبع شد

۲۴

اسواسطے کہ جاری کیا خدا کی صفتوں کا جوں کا توں جو آیات و حدیثوں میں وارد ہیں ساتھ عقیدہ تنزیہ اور نفی تشبیہ کے اور چیز ہے اور قائل ہونا ساتھ [illegible] خدا کے اور تشبیہ دینے اوسکا ساتھ اجسام مخلوق کے اور چیز ہے غنیۃ الطالبین میں لکھا ہے کہ مشبہ تین قسم ہیں مشابہہ و مقاتلیہ و اسمیہ اور تینوں اسپر متفق ہیں کہ خدا جسم ہے اور نہیں جائز ہے عقل میں کوئی موجود مگر جسم ہو اور مشابہہ نے یہ گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ ایک جسم ہے [illegible] نورانی چمکتا ہوا [illegible] ایک خلاء ہوا [illegible] [illegible] شرح مواقف میں [illegible] مشبہ [illegible] اجسام کے ساتھ [illegible] گوشت اور خون [illegible] مانند گوشتوں اور خونوں کے اور اعضا و جوارح [illegible] اہل سنت میں کیا اصحاب [illegible] اور کیا اہل حدیث کوئی [illegible] نہیں [illegible] صفات [illegible] تشبیہ و تجسیم کیا جاوے [illegible] نجات [illegible] کہ خدا و رسول کو [illegible] صحابہ و تابعین و تبع تابعین [illegible] صفات [illegible] جاری کریں [illegible] خدا کو صفات مخلوق سے پاک [illegible] اور اسکی تاویل [illegible] معتزلہ [illegible] کرتے ہیں [illegible] خدا اور رسول [illegible] بلا کیف تھا ولی اللہ محدث دہلوی نے حجۃ اللہ البالغہ میں لکھا [illegible] گروہ اہل حدیث پر [illegible] مجسمہ و مشبہ [illegible] میں بلا کیف [illegible] اور تحقیق [illegible] [illegible] روایت [illegible] تشبیہ کے ساتھ ایک [illegible] العلیم [illegible]

فصل [illegible] بیان میں [illegible] استواء [illegible] کی عقیدہ [illegible] معتزلہ [illegible] اہل سنت

[illegible] استواء کا [illegible] غنیۃ الطالبین میں لکھا ہے [illegible] خدا کے [illegible] عرش [illegible]

فتاوی ثنائیہ

شیخ الاسلام [illegible] ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری

[illegible] محمد داؤد راز

مکتبہ ثنائیہ

فتاوی ثنائیہ جلد [illegible] ۲۵۲ باب ہفتم کتاب [illegible]

عمرؓ نے بھی اپنی خلافت کے تین سال تک یہی حکم رکھا کہ تین طلاقوں کو جو یک ساتھ دی جائیں ایک شمار کی جائے۔ پھر تین سال کے بعد کسی وجہ کے ذریعہ تو یہ حکم چلا ہے تو آج آپ اس کو بدلا ہوا اور سنت رسول کو منسوخ شدہ کیوں مانیں؟ اگر حضرت عمرؓ فاروق نے اپنی فہم سے تین ہی جانتے تو مان لو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں [illegible] ناخواستہ خاموش رہے خلافت صدیقی میں بوجہ [illegible] کے چپ رہے لیکن آخر خود مختاری کے [illegible] تین سال تک ایک حرام کو حلال قرار دیا کہاں تک [illegible] ندرت رکھتا ہے؟ آج کونسی وجہ مانع تھی؟ اصل بات یہی ہے جو منقول ہے، اور جسے آپ ابھی اوپر پڑھ کر آئے کہ حضرت عمرؓ نے تو شروع خلافت کے زمانے میں یہی طلاق دینے والے پر اس کی عورت حرام کی، نہ بعد از شروع خلافت حرام کی۔ ان لوگوں کی حالت بدل جانے سے ایک نیا حکم جاری کیا۔ جس سے وہ پھر اپنی اصلی حالت پر آجائیں۔ دوستو! پھر اس پر اصرار ہے کہ جس حضرت [illegible] نے [illegible] ہے، تو ہم [illegible] ہیں، پھر آپ [illegible] ہم فاروقی [illegible] ان کا حکم تو نہیں [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم چلتا ہے۔ جس طرح حضرت عمرؓ کے اس قول کو ہم نے نہیں مانا [illegible] تمتع نادرست ہے وغیرہ۔ اس قول کو بھی ہم کیوں نہ چھوڑ دیں؟ کہ ایسی تین طلاقیں تین ہی ہو جاتی ہیں۔ اور بھی حضرت عمرؓ کے کئی ایک مسائل ہیں جنہیں حنفی [illegible] دونوں نے [illegible] حدیث چھوڑ رکھا ہے پس آؤ اس قول کو بھی اسی بات چھوڑ دیں اور خدا کی رخصت کو خوشی سے برتیں

سو بیت کہ بہ صد سال ساختند | [illegible] قصہ [illegible]

برادران! میں مانتا ہوں کہ بزرگوں کی بزرگی ماننا ضروری ہے ان کی بات [illegible] پر [illegible] ہم چھوٹوں کا کام ہے لیکن [illegible] کی بزرگی اور [illegible] زندگی میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی اور نہیں۔ اس لئے [illegible] حدیث تو [illegible] کرتے ہیں [illegible] کی جو باتیں خلاف حدیث پائیں انہیں چھوڑ دیں [illegible] رسول [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] کی زندگی [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] آپ کو بھی [illegible] وہ غلطی سے معصوم ہوں [illegible] امام صاحب بھی ایک مجتہد ہیں اور خود حنفی مذہب کا اصول ہے

بمطابق جدید نصاب بی اے / پنجاب یونیورسٹی

تحریکِ پاکستان

1858ء تا 1947ء

شیخ محمد رفیق
سید مسعود حیدر بخاری
نثار احمد چوہدری

سٹینڈرڈ بک ہاؤس
اردو بازار لاہور

54

نصف آخر کی تمام تحریکیں "وفاداری" کا مسلک اسی وجہ سے پیش کرتی تھیں کہ انہیں وہابی نہ سمجھ لیا جائے۔

(iii) علماء کی ایک تعداد نے تحریک جہاد سے تعلقات کا اظہار کرنے کے لئے اپنے جہاد کی ایسی توضیحات کیں جن کی بنا پر انگریز کو مطمئن کیا جا سکے کہ ان حالات میں وہ جہاد کی ضرورت نہیں سمجھتے بلکہ جہاد کو غیر ضروری قرار دیا اور رفتہ رفتہ بعض لوگ جہاد کے احکام کی تنسیخ تک جا پہنچے۔

(iv) جن علاقوں میں تحریک جہاد چلتی رہی۔ ان میں سیاسی شعور اور آزادی کا جذبہ بیدار رہا اور بعد کے دور میں سیاسی تحریکیں اٹھانے کے لئے وہیں کے لوگوں نے [illegible] پیش کیا۔

(v) اگرچہ صوبہ سرحد کے بارے میں بھی مطمئن نہ ہو سکا اس لئے اس نے یہاں پر خلاف قوانین نافذ رکھے مسلمانوں کو بعد کے دور میں اس صوبہ میں آئینی اصلاحات کے نفاذ کے لئے جدوجہد کرنی پڑی۔

جماعت اہل حدیث اور مسلک وفاداری: "وہابی تحریک" سے غیر متعلق اہل حدیث علماء دین نے مسلک اہل حدیث کو بچانے کے لئے انگریز کے ساتھ وفاداری کے مسلک کو اپنا لیا۔ چنانچہ شیخ الکل میاں سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی جو شاہ محمد اسحاق صاحب سے بیعت ہوئے تھے۔ اور جو مولانا عبداللہ غزنوی اور مولانا عبدالجبار غزنوی، مولانا عبدالرحمٰن صاحب محدث مبارکپوری، مولانا شاہ عین الحق پھلواروی اور مولانا محمد حسین بٹالوی کے استاد تھے انگریزوں کے طرفدار تھے۔ اور اسی بنا پر سازش کیس میں اہل حدیث جماعت کے ممبران کے نام معلوم کرنے کے لئے کمشنر مجسٹریٹ کے سامنے طلب کئے گئے۔ سر سید احمد خان بھی مسلک اہل حدیث ہی سے متعلق تھے اگرچہ بعد میں ان کے مسلک نے ان کو ایک الگ تحریک کے قائد کی حیثیت دے دی۔

اس سلسلے میں مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب کا ذکر بھی مناسب معلوم ہوتا ہے جو شیخ الکل میاں نذیر حسین صاحب کے شاگرد تھے انہوں نے سرکار انگریزی کی اطاعت کو واجب قرار دیا اور حد تو یہ ہے کہ بعض مشہور حنفی علماء کو سرکار سے بغاوت کے طعنے دیئے۔ مولوی محمد حسین صاحب اور ان ہی جیسے علماء اہل حدیث کی روش کا یہ نتیجہ ہوا کہ موجودہ جماعت اہل حدیث کا عام رجحان فروعی مسئلوں تک محدود ہو کر رہ گیا۔ انہوں نے ایک رسالہ "الاقتصاد فی مسائل الجہاد" لکھا۔ جس میں جہاد کو منسوخی کے لئے دلائل دیے گئے ہیں۔ اس کتاب کے تراجم اردو، انگریزی اور عربی میں ہوئے۔ اس کی اشاعت پر انہیں جاگیر بھی ملی۔ انہوں نے حکومت کو درخواست کی کہ آئندہ اہلحدیث کے لئے وہابی نہ لکھا جائے چنانچہ ایک سرکلر کے ذریعے ہدایت کر دی گئی کہ آئندہ سے سرکاری ریکارڈ میں "وہابی" کا لفظ استعمال نہ کیا جائے۔

اہل حدیث کی دیگر خدمات: جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے۔ تحریک مجاہدین سے متعلق نہ ہونے والے علمائے اہل حدیث مسلک وفاداری کو اپنا چکے تھے۔ تاہم انہوں نے دینی علوم کی اشاعت کے لئے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ انہوں نے تصنیف و تالیف اور درس کے ذریعے قرآن و سنت کی تعلیم اور اپنے فقہی مسائل کو پھیلایا۔ ان کے معروف علماء میں سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی، نواب صدیق الحسن

[illegible]

سوانح عمری حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین علیہ الرحمہ
محدث دہلوی

مسمّٰی بہ

الحیاۃ بعد المماۃ

[illegible] خاکسار فضل حسین۔ مظفرپور۔ صوبہ بہار
سنہ ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۹۰۸ء
مطبع اکبری آگرہ میں مجید الدین احمد کے اہتمام سے چھپی

اطلاع

[illegible]

مولوی صاحب نے کہا سورہ نساء کے چوتھے رکوع میں والمحصنات کے پہلے حرمت علیکم امھاتکم و بناتکم و اخواتکم و عماتکم و خالاتکم
یہ سن کر پاشا تو دم بخود ہو گئے اور مولوی تلطف حسین صاحب نے بمصداق "ہر کہ دست از جاں بشوید ہر چہ در دل آید بگوید" بلند آواز اور ترش لہجہ میں یہ اسپیچ دی۔

بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہم لوگ جو اپنے وہابی ہونے کے اقراری نہیں ہیں صرف بے اصل تہمتوں اور افتراؤں پر وہابی قرار دئے جائیں اور اس حرم محترم میں جو امن خلائق ہے ایسی ایسی تکلیفیں پائیں اور سختیاں جھیلیں۔

اور اصل وہابیان نجد جو مدعی وہابیت ہیں بے روک ٹوک آویں حج کریں اور چلے جائیں اُن سے کسی قسم کا تعرض نہ ہو اُن کے سوا دوسرے دوسرے مذاہب کے لوگ شیعہ، خارجی وغیرہ بے تکلف ہمیشہ آویں حالانکہ وہ لوگ اصولاً و فروعاً مذہب اہل سنت والجماعت کے علانیہ مخالف ہیں اُن سے کسی طرح کی باز پرس نہ ہو اور ہم لوگوں پر جو اصولاً و فروعاً اہل سنت والجماعت ہیں یہ دار و گیر ہو رہی ہے

حرم محترم میں محرمات قطعیہ اتفاقیہ کا ارتکاب ہو (جیسے آب زمزم کی بیع وغیرہ عین مسجد الحرام میں) اس پر حکام مکہ کی جانب سے سرزنش نہ کی جاوے اور ہم لوگوں پر باوجود عدم صدور کسی جرم شرعی کے صرف تہمتوں کے سبب یہ مواخذہ ہو کیا یہ ظلم نہیں ہے اور ہم مظلوم نہیں ہیں؟

ہندوستان میں اس وقت انگریزی حکومت ہے وہاں ہر مذہب والا آزادی کے ساتھ اپنے شعار مذہب کے ادا کرنے کا مجاز ہے۔ کوئی مسلمان نہ جمعہ سے روکا جاتا ہے نہ جماعت سے اور یہاں اسلامی سرزمین اور مسلمانوں کی حکومت میں ہم لوگ طواف کعبہ اور جمعہ و جماعت سے مجبور ہیں۔

اس کے بعد ہم یہ کہنے سے معذور سمجھے جائیں کہ انگریزی گورنمنٹ ہندوستان میں ہم مسلمانوں کے لئے خدا کی رحمت ہے۔

اس اسپیچ سے بعض مصاحبین پاشا نے برہم ہو کر کہا کہ "پاشا کے حضور

۷۶

تھی۔ میاں صاحب نے نماز پنجگانہ میں قنوت پڑھنے کا فتوے لکھا اور اس کو چھپوا کر شائع کیا۔ اور اپنی مسجد میں بالالتزام فریضہ پنجگانہ میں قنوت پڑھوایا جب تک جنگ جاری رہی۔

راولپنڈی کی نظربندی

وہابیت یا جماعت پنجم مقدمہ ۱۸۶۴ء و مطابق ۱۲۸۱ھ میں جب ہندوستان نے انگریزوں پٹنہ، دانا پور، سیرٹھ، انبالہ وغیرہ وغیرہ میں پھیلایا گیا تو بشتر مخبرین کے ... دوام بعبور دریائے شور کا حکم دیا گیا۔ جناب مولوی یحییٰ علی و مولوی احمد اللہ صاحبان مع مولوی صادق پوری عظیم آبادی (جنھوں نے انڈمان ہی میں وفات پائی) کے مقدمہ کی وجہ میاں صاحب پر بھی ... ابو سعید لوٹس کی غلط خبر رسانی اور اہل کاروں کی غلطی پر مبنی تھا۔ ... آپ تحقیقات کامل کم و بیش ایک برس تک راولپنڈی کے جیل میں نظربند رہے۔

وہیں میاں صاحب کے مکان اور مسجد کی جب تلاشی ہوئی تو دو روپوں کے بھیجے ہوئے خطوط بندوبست کرنے ... وہی، چٹائی پر دری کے نیچے بچھائی گئے تھے یا ریل کے نیچے کتابوں میں پڑے ہوئے پائے گئے پوچھا گیا کہ آپ کے پاس اس قدر بکثرت خطوط کیوں آتے ہیں؟ آپ نے کہا کہ وجہ اس کی وہ بھیجنے والوں سے پوچھنی چاہئے یا ان خطوط میں دیکھنا چاہئے۔ میرے خیال میں یہ بات ہے کہ سرکار نے خط کا محصول بہت کم آدھ آنہ رکھا ہے اس لئے لوگ دوپیسے دے کر خط بھیج دیتے ہیں۔ دیکھئے اس میں کوئی خط بے رنگ نہیں ہے سب پیڈ ہیں۔

خطوط جو پڑھے گئے تو ان میں اس کے سوا کچھ دھرا نہ تھا کہ فتوے کا سوال ... [illegible]

۸۰

مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۸۸۳ء
از میجر جی ای ینگ کمشنر
میں نے اس سرٹیفکیٹ کی اصل کو ملاحظہ کیا ہے اور مسٹر لیسن سے بھی مجھ کو وہ حالات معلوم ہوئے ہیں جو اس میں مندرج ہیں۔ امر قرین امکان ہے کہ مولوی نذیر حسین اور شریف حسین کے بیان کئے ہوئے حالات نے مخالفوں کو ان کا دشمن بنا رکھا ہے۔

Rs. 400. Rs 700 compens
ation for the demolition
of houses bestowed upon
them.
The family all deserv
consideration, and kind
ness at your hands.

Dated 17th September 1883
From Major J. E. Young
Commissioner.
I have seen the original
of this certificate, and
also learned from Mr.
Leeson the fact herein
mentioned It is probable
that the fact stated by
Moulvi Nazir Husain
and Sharif Husain
has made them enemies
among disaffected
persons.

ہندوستان کو ہمیشہ میاں صاحب دارالامان فرماتے تھے دارالحرب کبھی نہ کہا۔

سلطان روم خلد اللہ ملکہ کے ساتھ بھی بلحاظ اخوت اسلامی آپ کو خاص ... کی ... ہی تھی چنانچہ انگریز جنگ روم و روس جو ۱۸۷۷ء و مطابق ۱۲۹۴ھ میں ہوا ...

۴۵

[illegible]

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا
وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب

ترجمانِ وہابیہ

تصنیف نواب ... سید محمد صدیق حسن خان ... مغفور

مع رسالہ اہلحدیث و حنفیہ مسمیٰ بہ

معاہدۂ اتفاقیہ

... [illegible]

سنہ ۱۳۱۲ ہجریہ

در مطبع محمدی واقع لاہور طبع گردید